انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
ختم نبوت فورم کا ترجمان
ماہنامہ
(انٹرنیشنل)
الخاتم ﷺ
علمی ادبی اور تحقیقی مجلہ
AL-Khatam
جلد 1۔ شمارہ 5۔ ربیع الاول 1442ھ نومبر 2020ء
KHATM-E-NBUWAT FORUM
فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
عقیدۂ ختمِ نبوت اور ناموسِ رسالت ﷺ
کے حوالے سے نہائت علمی ادبی اور تحقیقی مجلہ
سرپرستِ اعلیٰ
فضیلۃ الشیخ سید صابر حسین شاہ بخاری
مدیرِ اعلیٰ
علامہ مفتی سید محمد مبشر رضا قادری

نومبر 2020ء
ربیع الاول 1442ھ
جلد نمبر —— 1
شمارہ نمبر —— 5

ناشر: مفتی سید مبشر رضا، **مطبع:** رضا پبلیشنگ کمپنی لاہور، **مقام اشاعت:** مکتبہ ختم نبوت فورم گوجرانوالہ

مشمولاتِ مجلہ

قادیانیوں سے بائیکاٹ اہل ایمان کا ایمانی تقاضا ہے!

بسم اللہ الرحمن الرحیم ،نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین---

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ برصغیر میں اسلام اور مسلمین کے خلاف کئی فتنے اٹھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور ہمارے پیارے آخری نبی حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں ہرزہ سرائیوں کی انتہا کر دی لیکن ان تمام فتنوں میں قادیان (گورداس پور) سے مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کی صورت میں" فتنۂ قادیان" فتنۂ عظیمہ بن کر سامنے آیا۔اسے یہود ونصاریٰ کی مکمل سرپرستی حاصل تھی ۔اس نے کئی دعوے کئے،حتیٰ کہ 1890ء میں مرزا قادیانی آنجہانی نے نہ صرف ختم نبوت کا انکار کیا بلکہ وہ" بروزی وظلی نبی " بن بیٹھا اور نہ ماننے والوں کو بھی کافر کہا۔ستم ظریفی اور ظلم کی انتہا یہ ہے کہ اس نے اسلام کا لبادہ بھی اوڑھے رکھا اور شعائر اسلام کا استعمال بھی نہ چھوڑا۔اگرچہ اس فتنۂ عظیمہ کے خلاف اہل اسلام نے بھرپور احتجاج کیا،علماء ومشائخ نے اس کا علمی طور پر محاسبہ کیا۔عدالتوں میں مقدمات قائم کر کے بھی اسے خوب ذلیل ورسوا کیا لیکن یہ فتنہ مکمل طور پر ختم نہ ہو سکا۔الحمدللہ علی احسانہ،اہل اسلام کی جانب سے اس کا تعاقب جاری وساری ہے ۔آج پھر قادیانی ذریت پر پرزے نکال رہی ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کی جدوجہد کی جا رہی ہے ۔اس نازک صورتحال میں ہمارے علماء ومشائخ کو بیداری کا ثبوت دینا چاہیے اور میدان عمل میں آ کر اس فتنہ کی سرکوبی کر کے سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کو محفوظ کرنا چاہیے ۔قادیانی ذریت کے تمام گروپ کافر،مرتد اور زندیق ہیں ۔ان کا ہر سطح پر بائیکاٹ کرنا اہل ایمان کا ایمانی تقاضا ہے ۔اور یہ بائیکاٹ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے ۔علماء ومشائخ کی خدمت میں فقیر کی دردمندانہ اپیل ہے کہ خدارا میدان عمل میں آئیں اور اپنے اسلاف کی یاد تازہ کریں ۔عقیدہ ختم نبوت کا پرچار عام کریں ۔خطباء اپنے جمعۃ المبارک کے خطبات میں ایک خطبہ عقیدہ ختم نبوت کے لئے مختص کریں ۔مشائخ عظام اپنے مریدوں کو عقیدہ ختم نبوت سے آگاہ فرمائیں ۔اہل علم وقلم اس موضوع پر بھی قلم اٹھائیں اور جہاد بالقلم کا فریضہ سرانجام دیں ۔شعراء کرام اپنے نعتیہ کلام میں عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر بھی ضرور طبع آزمائی فرمائیں ۔اسی طرح اہل صحافت بھی اس جانب توجہ دیں اور اپنے رسائل وجرائد کے" ختم نبوت نمبر" شائع فرمائیں ۔المختصر ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے مسلمان عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں ۔اگر اہل ایمان بیداری کا ثبوت دیں تو اس فتنہ عظیمہ کی ریشہ دوانیوں کے آگے بند باندھا جا سکتا ہے ۔اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہم سب کو عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور ہماری کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے ۔آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔۔

دعاگو ودعا جو: احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ سرپرست اعلیٰ ماہنامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل (26/صفر المظفر 1442ھ/ 14/اکتوبر 2020ء بروز بدھ بوقت 10:50رات)

جریدہ الخاتم کے حوالے سے

زہے پہرہ داران ختمِ نبوت
رہیں شاد شیران ختم نبوت
ہوئے جتنے جھوٹے! نبوت کے داعی
تہ تیغ میدان ختم نبوت
نبوت ہوئی ختم میرے نبی پر
نبی میرے سلطان ختم نبوت
کتاب و حدیث و حقائق بھی سارے
سر عام برہان ختم نبوت
ذرا ہوش کر تو! نبوت کے باغی
ابھی زندہ مستان ختم نبوت
وہ سید کہ صابر حسین نام نامی
ہے میر جوانانِ ختم نبوت
مدیر مکرم مبشر رضا نے
سجایا گلستانِ ختم نبوت
کرے آفتاب اب یہ قصہ مکمل
مسلمان ہے قربانِ ختم نبوت

کلام۔۔۔مفتی آفتاب احمد رضوی جامعہ اسلامیہ۔عیسیٰ خیل۔میانوالی۔

قطعۂ سالِ طباعت
بلند مقام ماہانہ الخاتم
۱۴۴۱ھ

عجب سرپرستی ہے صابر حُسین
ہوئے خدمتِ دین سے نیک نام
مبشر رضا جس کے اعلیٰ مدیر
بڑے شدّ و مد سے کیا اہتمام
طباعت پہ اس کی کہو تم متینؔ
"مبلغ شہِ دین" ذی احتشام
۱۴۴۱ھ

اثر خامہ: متین کاشمیری
باغباں پورہ لاہور، پاکستان
۲۵ جون ۲۰۲۰ء

سورۃ کوثر اور ردِ مرزائیت

علامہ سجاد علی فیضی

جواب نمبر۲:

اور کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم اپنی اس باطل تاویل کو اپنے باپ مرزا قادیانی کے درج ذیل مسلمہ تفسیری معیاروں کی روشنی میں ہی ثابت کر دکھاؤ۔

۱۔ تفسیر القرآن بالقرآن (مع مستند تفسیری شہادت کے)

۲۔ تفسیر القرآن باقوال النبی ﷺ (جو خاص کر کے اس سورۃ کی تفسیر اور اجرائے نبوت کے بارے ہو۔)

۳۔ تفسیر القرآن باقوال الصحابۃ (جو خاص کر کے اسی کی تفسیر میں آئے ہوں، مع مستند حوالہ کے)

۴۔ تفسیر القرآن باللغۃ العربیہ۔کسی معتبر لغت کا حوالہ جس میں کوثر بمعنیٰ ''مرزا غلام قادیانی ہو''۔

جواب نمبر۳:

قارئین کرام!

''الکوثر'' سے کیا مراد ہے تفاسیر اسلامی میں اس بارے بہت سارے اقوال ہیں لیکن ان میں سے کسی میں بھی نہ تو امکان نبوت کا شبہ نکلتا ہے نہ اس سے مراد مرزا غلام قادیانی لیا گیا ہے۔فقیر فیضی کے تتبع اور تلاش میں اس بارے جتنے اقوال آسکے ان میں مفسرین کی اکثریتی رائے یہ ہے کہ کوثر سے مراد نہر ہے۔

ملاحظہ ہو:

تفسیر درمنثور میں ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جب سورۃ کوثر نازل ہوئی تو آپ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا:

ہل تدرون ماالکوثر؟

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ کوثر کیا ہے؟''

صحابہ نے عرض کیا:

اللہ ورسولہ اعلم

''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔''

آپ نے فرمایا:

ہو نہر اعطانیہ ربی

''یہ وہ نہر ہے جو میرے رب نے مجھ کو عطا فرمائی ہے۔''

(ج ۸،ص ۵۸۹)

حضرت امام سیوطی نے اس مقام پر اس مضمون کی بائیس (۲۲) احادیث نقل فرمائی ہیں تفصیل کے لئے اصل کتاب کی طرف رجوع کیا جائے۔اس قول کو درج ذیل تفاسیر کے اندر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

(تفسیر بغوی ج ۴ ص ۶۹۹۔تفسیر جلالین ص ۵۱۷۔تفسیر ملا علی قاری ج ۵ ص ۳۷۸۔تفسیر ابی سعود ج ۶ ص ۴۷۷۔تفسیر صاوی ج ۶ ص ۲۴۳۵۔ تفسیر ابن عباس ص ۶۰۲۔تفسیر قرطبی ج ۲۰ ص ۱۹۸۔تفسیر ماوردی ج ۴ ص ۳۵۴۔تفسیر روح المعانی جزء ۱۰ ج ۱۵

ص ۴۴۰ ۴_تفسیر جمالین ج ۲ ص ۵۰۶_تفسیر کشاف ص ۱۵۲۳_تفسیر مظہری ج ۷ ص ۴۹۱_تفسیر روح البیان ج ۱۰ ص ۶۲۴_تفسیر مدارک ج ۳ ص ۶۸۶_تفسیر جمل ج ۸ ص ۴۱۷_تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۳۱۳_تفسیر خازن ج ۷ ص ۲۵۰_تفسیر ابن کثیر مترجم ج ۵ ص ۵۳۷)

ثابت ہوا کوثر سے مراد جنتی نہر ہے نہ کہ مرزا غلام قادیانی

جواب نمبر۴:

کوثر سے مراد ''حوض کوثر'' ہے۔ اس پر تفسیری شہادت ملاحظہ ہو:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

ہو حوض ترد علیہ امتی یوم القیامۃ

''کوثر سے مراد میرا وہ حوض ہے جس پر بروز قیامت میری امت وارد ہوگی۔''

(تفسیر بغوی ج ۴، ص ۶۹۹، تفسیر جلالین ص ۵۱۷، تفسیر قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، تفسیر ماوردی ج ۴، ص ۳۵۴، تفسیر جمالین ج ۲ ص ۵۰۶_تفسیر مظہری ج ۷، ص ۴۹۱ تفسیر روح البیان، ج ۱۰، ص ۶۳۴، تفسیر مدارک ج ۳، ص ۶۸۵، تفسیر جمل ۸، ص ۴۱۷، تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۳۱۲)

جواب نمبر۵:

''کوثر'' سے مراد قرآن مجید ہے: ہو القرآن العظیم

''اس سے مراد قرآن مجید ہے۔''

(تفسیر بغوی ج ۴، ص ۶۹۹، تفسیر ابی سعود، ج ۴، ص ۴۷۷، جلالین ۵۱۷، صاوی ج ۶، ص ۲۴۳۶، درمنسور ج ۸، ص ۵۹۳، ابن عباس ص ۶۰۲، قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، روح المعانی ج ۱۵، جزء ۳۰، ص ۴۴۱، مظہری ج ۷، ص ۴۹۱، جمل ج ۸، ص ۴۱۷، تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۳۱۵)

جواب نمبر۶:

کوثر سے مراد نبوت محمدیہ علی صاحبها التحیة والثناء ہے۔

قال عکرمة النبوة

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں اس سے مراد نبوت ہے۔

(تفسیر بغوی ج ۴ ص ۶۹۹، ملا علی قاری ج ۵، ص ۳۷۸، ابی سعود ج ۶، ص ۴۷۷، صاوی ج ۶ ص ۲۴۳۶، قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، ماوردی ج ۶، ص ۳۵۴، روح المعانی ج ۱۵، جز ۳۰، ص ۴۴۱، مظہری ج ۷، ص ۴۹۱، جمل ج ۸، ص ۴۱۷، کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۵)

جواب نمبر۷:

کوثر سے مراد خیر کثیر ہے:

عن ابن عباس قال: ''الکوثر'' الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ ایاہ

''حضرت ابن عباس h سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ کوثر سے مراد وہ ''خیر کثیر'' ہے جو رب

تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔“

(تفسیر بغوی ج ۴ ص ۶۹۹، ابی سعود ج ۶ ص ۴۷۷، جلالین ۵۱۷، ماوردی ج ۶، ص ۳۵۵، روح المعانی ج ۱۵، جزء ص ۳۰ ص ۴۴۱، مظہری ج ۷ ص ۴۹۲، مدارک ج ۳ ص ۶۸۶، جمل ج ۸، ص ۴۱۷، کبیر ج ۱۱ ص ۳۱۲، کشاف ص ۱۵۲۳)

جواب نمبر ۸:

کوثر سے مراد مقام شفاعت ومقام محمود ہے۔

الکوثر ہو المقام المحمود

کوثر سے مراد مقام محمود ہے۔

(تفسیر کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۶، روح المعانی ج ۱۵، جز ۳۰، ص ۴۴۱، ملا علی قاری ج ۵ ص ۳۷۸)

جواب نمبر ۹:

کوثر سے مراد خُلق عظیم ہے۔

ان الکوثر ہو الخلق الحسن

”بے شک کوثر سے مراد اچھا اخلاق ہے۔“

(تفسیر کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۶)

جواب نمبر ۱۰:

کوثر سے مراد متبعین کی کثرت ہے۔

کثرۃ الاتباع

کوثر سے مراد اتباع کرنے والوں کی کثرت ہے۔

(تفسیر صاوی ج ۶، ص ۲۴۳۶، کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۵، ملا علی قاری ج ۵، ص ۳۷۸، ابی سعود ج ۶، ص ۴۷۷، قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، ماوردی ج ۶، ص ۳۵۵، جمالین ج ۲، ص ۵۰۷، جمل ج ۸، ص ۴۱۷)

جواب نمبر ۱۱:

کوثر سے مراد نبی کریم ﷺ کی اولاد کی کثرت مراد ہے۔

(کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۳، ملا علی قاری ج ۵، ص ۳۷۸، ابی سعود ج ۶، ص ۴۷۷، روح المعانی جزء ۳۰، ج ۱۵، ص ۴۴۱، جمالین ج، ص ۵۰۷، جمل ج ۸، ص ۴۱۷)

فائدہ:

اولاد سے مراد ہے آپ کی نسل مبارک (کما قالہ الرازی) جسے آل رسول سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے آگے جا کر اس پر مزید گفتگو کی جائے گی۔

جواب نمبر ۱۲:

کوثر سے مراد علماء اسلام کی کثرت ہے۔

الکوثر علماء امتہ

کوثر سے مراد آپ ﷺ کی امت کے علماء ہیں۔

(تفسیر کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۳، ابی سعود ج ۶، ص ۴۷۷، ملا علی قاری ج ۵، ص ۳۷۸، روح المعانی جزء ۳۰، ج ۱۵، ص ۴۴۱، جمالین ج ۲، ص ۵۰۷، جمل ج ۸، ص ۴۱۴)

جواب نمبر ۱۳:

کوثر سے مراد شفاعت ہے۔

ہو الشفاعۃ

"وہ شفاعت ہے۔"

(تفسیر قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، جلالین ص ۵۱۷، صاوی ج ۶، ص ۲۴۳۶، جمل ج ۸، ص ۴۱۷)

جواب نمبر ۱۴:

کوثر سے مراد صحابہ کرامؓ کی کثرت ہے۔

ہو کثرۃ الاصحاب

"کوثر سے مراد کثرت اصحاب ہے۔"

(قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، صاوی ج ۶، ص ۲۴۳۶، جمل ج ۸، ص ۴۱۷)

جواب نمبر ۱۵:

کوثر سے مراد محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملنے والی جملہ نعمتیں ہیں۔

ان المراد من الکوثر جمیع نعم اللہ علی محمد علیہ السلام

"بلاشبہ کوثر سے مراد محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رب کی طرف سے ملنے والی جملہ نعمتیں ہیں۔" (تفسیر کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۶)

جواب نمبر ۱۶:

کوثر سے مراد رفعت ذکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

تفسیر درمنسور میں ہے:

لا اذکر فی مکان الا ذکرت معی یا محمد فمن ذکرنی ولم یذکرک لیس لہ فی الجنۃ نصیب

"اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا جس جگہ بھی ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر بھی ہوگا۔ پس جس نے میرا ذکر کیا تیرا ذکر نہ کیا جنت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔" (ج ۸، ص ۵۸۹)

دیگر تفاسیر میں خلاصۃً فرمایا:

انہ رفعۃ الذکر

"یعنی بلاشبہ کوثر سے مراد رفعت ذکر ہے۔"

(تفسیر ماوردی ج ۴، ص ۳۵۵، صاوی ج ۶، ص ۲۴۳۶، ابن عباس ص ۶۰۲، قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، جمل ج ۸، ص ۴۱۷، کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۲، ۳۱۵)

جواب نمبر ۱۷:

کوثر سے مراد دین اسلام ہے۔

الکوثر الاسلام

"کوثر سے مراد اسلام ہے۔"

(تفسیر کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۵، صاوی ج ۶، ص ۲۴۳۶، قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، ماوردی ج ۶، ص ۳۵۴)

جواب نمبر ۱۸:

کوثر سے مراد نور قلبی ہے۔

انہ نور فی قلبک دلّک علیّ وقطعک عما سوای

بقیہ مضمون صفحہ 14 پر دیکھیں

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور ہماری ذمہ داریاں

مولانا فرمان علی مدرس جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القران کامرہ کینٹ

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرما کے نسل انسانی کا آغاز فرمایا۔ان کے سر انور پر تاج علم و نبوت سجا کر انھیں مسجود ملائکہ بنایا پھر ہر دور میں اپنے انبیاء و رسل کو بھیج کر بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ حق دکھایا سب سے آخر میں امام الانبیاء خاتم الرسل ﷺ کو مبعوث فرما کر سلسلہ نبوت و رسالت کو ختم فرمایا نبی آخر الزماں ﷺ کی جلوہ گری سے پیغام الٰہی کی تکمیل ہوگئی اقوام عالم کو ایک آفاقی اور عالمگیر مذہب عطا ہوا جس میں زندگی کے ہر شعبے کے لئے راہنمائی موجود ہے قیامت تک اسی دین کی حکمرانی ہوگی اسی نبی کا چرچا ہوگا کسی نئے نبی کی ضرورت نہ کسی نئے دین کی اسی نظریے کو اہل اسلام عقیدہ ختم نبوت سے تعبیر کرتے ہیں یہ اسلام کا بنیادی اور مرکزی عقیدہ ہے جس کا اس پر ایمان نہیں وہ مسلمان ہی نہیں

چونکہ اسلام کے دامن میں پیغام امن ،ظلم و بربریت کا خاتمہ ،امارت و غربت میں مساوات جیسے خصائص تھے اس کی وجہ سے اسے بہت جلد عوامی پزیرائی ملی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی کرنیں اطراف عالم میں پھیل گئیں لیکن دوسری طرف جو لوگ اس دنیا میں اپنی بادشاہت کا سکہ قائم رکھنا چاہتے تھے ان کو سخت تکلیف ہوئی تو وہ مذہب حق کے خلاف سازشوں میں مصروف ہو گئے

اسلام کے دو بنیادی عقائد (عقیدہ توحید و رسالت) کو متزلزل کرنے کی کوششیں کی گئیں اور دور اول میں ہی مسیلمہ کذاب جیسے لوگ جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے لیکن جنھوں نے نگاہ نبوت سے فیض پا کر دنیا و آخرت کے اسرار و رموز کو حاصل کیا ہو رخ زیبا کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو خیرہ کیا ہو مہتاب عالم کے حسن و جمال سے اپنے قلوب و اذہان کے بند دریچوں کو کھولا ہو دست کرم و عنائت سے عرفان خداوندی کا جام پیا ہو وہ کیسے کسی سازش کو کامیاب ہونے دیتے یہی وجہ تھی کہ خلیفہ اول نے مسیلمہ کذاب کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے لشکر جرار بھیجا اور سینکڑوں جانوں کا نذرانہ پیش کر کے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا

بعد کے ادوار میں جب اسلام دور دراز علاقوں تک پھیلا تو اس کے دشمن بھی اتنی تیزی سے پیدا ہوئے جنھوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کئی سازشیں کیں لیکن مسلمان ہر باطل حربے کے سامنے سینہ تان کر کھڑے رہے اور اپنے مذہب و عقائد کا دفاع کر کے دشمن کے ہر وار کو ناکام بنادیا

1857ء میں برصغیر پاک و ہند سے جب مغلیہ خاندان کی حکمرانی کا سورج غروب ہوا تو انگریز نے یہاں اپنے پنجے مضبوطی سے جما لیے اس نے جب دیکھا کہ مسلمان مذہبی معاملات میں کسی قسم کے سمجھوتے کو روا نہیں رکھتے تو اس نے اہل اسلام کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کے لیے کئی لوگ خریدے افسوس کے اس کو میر جعفر صادق جیسے لوگ بہت جلدی مل گئے ۔انہیں زر خرید غلاموں میں

ایک نام مرزا قادیانی کا ہے۔جس نے انگریز کی ایما پر اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کے دلوں کو چھلنی کیا۔ ہر دور کی طرح اب بھی اہلیان اسلام مرزا کے خلاف کھڑے ہو گئے۔علما و مشائخ نے اس کے دعووں کا قرآن و حدیث کی روشنی میں رد بلیغ کر کے لوگوں کے ایمان کا تحفظ کیا۔اور مرزائی سازشوں کو ناکام بنایا۔مرزائیت کے خلاف علماء وعوام اہلسنت کا ایک ایک قدم تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے۔ بظاہر اس وقت یہ فتنہ ترقی نہ کرسکا۔مگر درحقیقت اس نے اپنی زمین دوز کارروائیاں جاری رکھیں اور مرزا قادیانی کی نبوت منوانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے اور اب وہ منظم ہو کر تخریب کاری میں مصروف ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ جس طرح ابتداء میں مرزائیت کے سدباب کے لیے کام ہوا اس سے کئی گناہ مزید محنت سے اس فتنے کے سامنے بند باندھنے کے لیے کام کیا جائے۔امت کا ہر فرد اپنی ذمہ داری نبھائے۔تاکہ ہماری آنے والی نسلیں اس جال سے محفوظ رہ سکیں۔ذیل میں مختلف شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات کی خدمت میں چند گذارشات پیش کی جاتی ہیں۔تاکہ ان پر عمل کر کے مرزائیت کے خلاف عملی و علمی جہاد کو باقی رکھا جاسکے۔

اسلامی ممالک کے سربراہوں کی ذمہ داریاں:۔

اسلامی ممالک کے سربراہوں کو حسب ذیل امور اختیار کرنا ازحد ضروری ہے

1۔عالمی سطح پر ہر سال" عالمی تحفظ ختم نبوت کانفرنس" کا اہتمام کیا جائے جس میں تمام اسلامی ممالک کے سربراہان، وزراء اعظم، وزراء خارجہ اور دیگر مسلم مندوبین شرکت کریں اور عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے مشترکہ حکمت عملی تشکیل دیں۔

2۔عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ایک ادارہ تشکیل دیں جو پوری دنیا میں مرزائیت کے اثرات کا جائزہ لے اور مسلمانان عالم کی آگاہی کے لیے مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر کی نشر و اشاعت کرے۔

3۔ پوری دنیا بالخصوص یورپ میں اسلام تیزی سے ترقی کر رہا ہے لہذا اشد ضرورت ہے کہ اسلام کی طرف راغب لوگوں کو فتنہ مرزائیت کے روپ میں موجود انگریزوں کے بنائے ہوئے Branded Islam سے بچایا جائے۔

4۔جن علاقوں میں مرزائیت کی تردید کے لیے تبلیغ کی ضرورت ہے وہاں وقتاً فوقتاً عوام المسلمین کی تربیت کے لیے تبلیغی وفود بھیجے جائیں۔

5۔دنیا بھر میں خاص طور پر افریقی ممالک میں جہاں غربت اور مفلسی حد درجے بڑھ چکی ہے اور وہاں جماعت احمدیہ فلاحی کاموں کا جال بچھا کر اپنے پنجے گاڑھنے اور مسلمانوں کا ایمان برباد کرنے میں مصروف ہے وہاں تمام اسلامی ممالک کے قائم کردہ فنڈ سے فلاحی اور رفاہی سرگرمیوں کے ذریعے اس فتنہ کی سرکوبی کی جائے۔

6۔دور حاضر میں رائے عامہ کی تشکیل میں میڈیا کا کردار بہت نمایاں اہمیت اختیار کر چکا ہے لہذا تمام اسلامی ممالک سربراہان اس بات کو یقینی بنائیں کہ اسلامی ممالک میں چلنے والا کوئی ٹی وی چینل مرزائیوں کا آلہ کار نہ بنے اور جماعت احمدیہ سے رقم بٹور کر مرزائیت کے حق میں پروگرام نشر کر کے سواد اعظم امت مسلمہ کو قلبی اضطراب میں مبتلا نہ کرے۔

علماء کرام کی ذمہ داریاں:۔

علم ایک ایسا نور ہے جس کے ذریعے انسان جہالت کی دلدل سے نکل کر معرفت و عرفان کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ بقول شیخ سعدی: علم کے ذریعے ہی انسان کو معرفت خداوندی نصیب ہوتی ہے۔نبی آخر زمان ﷺ نے ان العلماء ورثۃ الانبیاء فرما کر علماء

کو علوم نبویہ وارث اور امین قرار دیا۔جب بھی قوم نور سے دور ہو کر ظلمت کی وادیوں میں ڈگمگاتی ہے تو اہل علم ہی ہیں جو انہیں سہارا دے کر تاریک راہوں سے ہٹانے کا سبب بنتے ہیں اس لیے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے بھی علمائے کرام کی بہت سی ذمہ داریاں ہیں۔

1۔جو اہل علم قلم سے وابستہ ہیں وہ مرزائیت کے خلاف قلمی جہاد کریں۔

2۔مرزائیت کے رد میں لکھی جانے والی کتب کو یکجا کرنے کی کوشش کریں۔

3۔علمائے کرام کا جو تحریری مواد غیر مطبوعہ یا نایاب ہے اس کی طباعت کا بندوبست کریں۔

4۔علمائے کرام کی ملکی سطح پر ایک جماعت تیار کیا جائے جو مختلف اضلاع کا دورہ کر کے قادیانیوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لے۔جن جگہوں پر ان کا زور ہو وہاں ختم نبوت کے عنوان سے محافل کا انعقاد کر کے ان کا راستہ روکا جائے۔

5۔ایک ایسی کمیٹی تشکیل دی جائے جو نصابی انداز میں ختم نبوت کے حوالے سے مواد جمع کرے۔پھر اسے مدارس، سکولوں اور کالجوں میں نصاب کا درجہ دلوایا جائے

(ردقادنیت اور سنی صحافت) (جلد سوم صفحہ 16,17)

مدرسین اور واعظین کی ذمہ داریاں:۔

ایک باکردار معاشرے میں معلم و واعظ کو ایک اہم معام حاصل ہے ۔خود نبی علیہ السلام نے فرمایا انما بعثت معلما، معلم اصلاح معاشرہ میں اہم کردار ادا کرتا ہے ۔نسل نو کی جس نہج پر تربیت کرنا چاہے کر سکتا ہے ۔لہذا معلمین کو چاہیے (خواہ وہ سکول و کالج میں ہو یا کسی مدرسہ میں) کہ پہلے خود اس حوالے سے اپنے مطالعے کو وسعت دے ۔پھر طلبا میں اس عنوان پر مطالعے کا شوق اجاگر کرے ۔ہر درس گاہ میں لائبریری کا قیام کر کے خاص اس موضوع پر کتب جمع کی جائیں۔ وقتاً فوقتاً طلبا کے درمیان مقالہ نویسی اور تقاریر کے مقابلے کروائے جائیں اور کامیاب ہونے والوں کی انعام کی صورت میں بہتر انداز میں حوصلہ افزائی کی جائے اپنے طلبا کو اسلاف کے کارناموں سے واقفیت حاصل کروائی جائے ۔تا کہ یہ لوگ عملی زندگی میں نکل کر جائیں تو عقائد کے باب میں خود بھی پختہ ہوں اور دیگر افراد معاشرہ کی اسلامی طرز پر اصلاح کر سکیں۔

تبلیغ اسلام کے لیے واعظ ایک موثر ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے ، ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ مواعظ حسنہ کے ذریعے اسلام کا پیغام مختصر وقت میں لوگوں تک پہنچایا جا سکتا ہے ۔اس لیے ہر واعظ مقرب اور خطیب پر لازم ہے کہ وہ اپنے بیانات میں لوگوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور حساسیت آگا فرمائیں۔قادیانیت کے چہرے کو بے نقاب کر کے لوگوں کے سامنے رکھیں۔اپنے ہر بیان میں سے پانچ منٹ اس موضوع کے لیے مختص کریں ۔تا کہ عوام کو اس بنیادی اور اہم موضوع سے آگاہی حاصل ہو اور ان کا ایمان محفوظ ہو سکے۔

پیران عظام اور مشائخ کرام کی ذمہ داری:

اسلامی ماحول میں خانقاہ اور خانقاہی نظام کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ یہاں اسلامی دستور کی عملی تصویر نظر آتی ہے ہزاروں متلاشیان حق نے صوفیاء کی نظر عنایت سے فیض پایا۔لیکن افسوس کے آج مادیت پرستی کے زور شور نے جہاں معاشرے کے

دیگر افراد پر اثر ڈالا ہے یہ ماحول بھی اس اثر سے محفوظ نہ رہ سکا۔ انسان کسی کتاب میں اہل اللہ کے حالات واقعات پڑھے اور موجودہ خانقاہوں کو دیکھے اسے واضح تضاد نظر آتا اس کی وجہ سوائے سستی شہرت اور آرام طلبی کے اور کیا ہوسکتی ہے؟ آج احساس زیاں ختم ہو چکا ہے اپنے متعلقہ پروگراموں کی تشہیر کے لیے لاکھوں روپے صرف کرنے کو خدمت دین سمجھا جارہا ہے۔ بڑے بڑے سائن بورڈوں پر تصویروں سے آراستہ پینا فلیکس آویزاں کیے جاتے ہیں۔ جب کہ شریعت مطہرہ میں تصویر کی حرمت پر واضح نصوص موجود ہیں۔ محافل میں مراثیوں کے مشابہ لوگ نعت خواں بن کے آتے ہیں جن پر لاکھوں روپے لوٹائے جاتے ہیں۔ کیا یہی اسلام کی تعلیمات ہیں؟ کسی پر تنقید کرنا مقصد نہیں لیکن قلم کا تقدس برقرار رکھنا ضروری ہے۔ کیا ہمارے اسلاف کے ہاں اس قسم کی فضولیات کا کوئی ثبوت ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ تو خدارا انصاف کیجئے۔ اور وقت کی نذاکت کو سمجھئے اسلام کی غربت کا احساس کیجئے۔ اہل حق اہل سنت ہی اس قسم پرسی کا خیال رکھتے ہیں۔ اتنی خطیر رقم جو تشہیری مہم پر خرچ کی جاتی ہے اس کو بہتر مصرف میں لگائیں۔ پیران عظام اور مشائخ کرام کی خدمت عالیہ میں دست بدستہ گزارش ہے ہر خانقاہ میں تعلیم و تعلم کے لیے درسگاہ کا قیام عمل میں لایا جائے۔

1۔ جن علمائے کرام کا ختم نبوت پر تحریری کام منتظر اشاعت ہے اس کی اشاعت کا بہتر انتظام فرمائیں۔

2۔ اپنی خانقاہوں میں عظیم الشان لائبریریاں اور ریسرچ سنٹر قائم کریں۔

3۔ حلقہ ختم نبوت قائم فرما کر لوگوں کو اس عقیدے کی اہمیت کا احساس دلائیں۔

4۔ ہر ماہ ہونے والی محافل میں اس موضوع پر ایک بیان ضرور کروائیں۔

5۔ اپنی نگرانی میں علماء کی ایک ٹیم تیار کر کے اپنے متعلقہ علاقوں میں دورے کے لیے بھیجیں جو وہاں جا کر لوگوں کو عقیدہ ختم نبوت سے آگاہ کریں۔ قادیانیت کا چہرہ بے نقاب کریں اور ان کا راستہ روکنے کے لیے عوامی شعور پیدا کریں۔

مذکورہ بالا چند سطور اسلامی جذبے کے تحت لکھی گئی ہیں کسی صاحب منصب کی تحقیر ہرگز ہرگز مقصد نہیں ہے۔ ورنہ بہت سی خانقاہیں اب بھی ایسی ہیں جہاں تزکیہ نفس، شریعت کی پاس داری، اعمال صالح کی ترغیب، عوام کی تعلیم و تربیت جیسے اہم امور پر توجہ دی جارہی ہے۔ اگر کسی جگہ امور مذکوہ مفقود ہیں تو ان احباب کی خدمت میں ادباً گذارش ہے کہ اصلاح معاشرہ، تبلیغ اسلام اور اشاعت دین کو اپنی مذہبی اور منصبی ذمہ داری سمجھ کر اپنا حق ادا کریں۔ تاکہ اسلام کی نورانی کرنوں سے جہالت کی تاریک وادیاں روشن ہو جائیں اور امت مسلمہ کو کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل ہو سکے۔

:نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری"

صحافی حضرات کی ذمہ داریاں:۔

صحیفہ، مصحف، صحافت اور صحافی کا مادہ اشتقاق ایک ہی ہے یہ سب پیغام حق لوگوں تک پہنچانے کے ذرائع ہیں۔ اگر صحافی اپنی نوک قلم کو لغزش سے محفوظ رکھتے ہوئے پیشے کے تقدس کا خیال رکھے تو وہ بھی اسلامی پیغام مثبت انداز میں آنے والی نسلوں تک منتقل کرسکتا ہے۔ مگر تاریخ شاہد ہے کہ بہت سے اہل قلم دنیاوی لالچ اور ہوائے نفس کا شکار ہو کر اپنی منصبی ذمہ داری صحیح انداز میں نہیں نبھا

سکے۔راقم کی نظر میں صحافت کا لفظ ایک وسیع مفہوم کا حامل ہے موجودہ دور میں انٹرنیٹ کی ایجاد نے اس میں مزید وسعت پیدا کردی ہے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اس شعبے سے منسلک افراد اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں ٹی وی چینل پر بیٹھنے والے جہاں ڈینگی وائرس کو روکنے کے پروگرام کر کے لوگوں کی صحت کی حفاظت کرتے ہیں وہاں قادیانی وائرس کے نام سے پروا گرام کر کے ایمان کی حفاظت کا بھی اہتمام فرمائیں۔جوکہ موجودہ حالات میں وطن عزیز پاکستان میں اس پر عمل کرنا مشکل نظر آتا ہے لیکن اگر یہ حضرات یہ سوچ اور نظریہ ذہن میں رکھیں کہ وہ مسلمان ہیں اور مسلمان ہونے کی حثیت سے ہمارا ابھی معاشرے میں کوئی کردار ہونا چاہیے آخر ہم نے بھی مرنا ہے قبر میں جانا ہے۔حشر کے مصطفی کریم ﷺ کے سامنے حاضر ہونا ہے تو امید کی جاسکتی ہے اگر یہ فکر بھی کی جائے تو پھر ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔اخبارات اور رسائل میں جہاں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے متعلق مسائل کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔وہاں ہر شخص اپنے اوپر لازم کر کے روزانہ کی بنیاد پر اگر نہیں تو کم از کم ہفتہ وار ایک کالم اس موضوع کے لیے خاص کر لیا کرے اور جو لوگ ماہانہ اور سہ ماہی رسائل کا اجراء کرتے ہیں ان میں سے کچھ تو ایسے مجاہد ہیں جن کا موضوع ہی فقط تحفظ ختم نبوت ہے اور باقی جو ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر ماہانامے یا سہ ماہی شمارے میں ایک مضمون ضرور اس موضوع پر شامل فرمائیں۔کچھ لوگ فیس بک کی دنیا میں مختلف گروپ کے ذریعے تبلیغ کا کام بڑی خوبی سے کر رہے ہیں۔ان کو بھی چاہیے اس موضوع کی حساسیت کا احساس کرتے ہوئے اگلے گروپ کے شرکاء کو قادیانیت کے جراثیم اور اس سے بچاؤ کی تدابیر سے آگاہ فرمائیں۔

اور اس موضوع پر علماء کی لکھی ہوئی کتابوں کو انٹرنیٹ پر عام کردیں تاکہ جو نوجوان اس فتنے سے بے خبر ہیں ان کی اصلاح ممکن ہو سکے۔

طلبائے کرام کی ذمہ داریاں:۔

علم کی طلب ہر مسلمان کو ہونی چاہیے اور مسلمانوں کو بالخصوص ماں کی گود سے قبر تک علم کی تڑپ ہونی چاہیے۔تاریخ کے جھونکوں میں نگاہ دوڑائیں تو آپ کو بے شمار ایسے واقعات ملے گے جہاں علم حاصل کرنے والوں کی قربانیوں اور مشقتوں کے تذکرے ہوں گے۔ قرون اولیٰ کا تصور کریں کہ صحابہ کرام ایک ایک حدیث کا علم حاصل کرنے کے لیے سینکڑوں میل کا سفر کرتے تھے پھر ہر دور میں طلبائے کرام کی تلاش میں ہر مشکل کا سامنا کرتے تھے لیکن آج کل تو علم حاصل کرنا آسان ہو گیا ہے جگہ جگہ سکول، کالج، یونیورسٹیاں اور مدارس قائم ہو چکے ہیں لیکن ان آسانیوں نے جہاں علم کے حصول کو آسان کیا ہے وہاں طلباء کو سہل پسند بھی بنا دیا ہے۔علم کی اتنی فراوانی کے باوجود افراد معاشرہ میں سدھار نظر نہیں آتا اس کی کیا وجہ ہے؟ اگر غور کریں تو معلوم ہو جائے گا۔کہ حصول علم کے مقاصد بدل گئے بات طول ہو جانے سے پہلے میں ایک مثال کو ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں اکثر اپنے طلباء کو یہ مثال دیا کرتا ہوں کہ پہلے زمانے میں سکول کے نصاب میں ایک کہانی ”اتفاق میں برکت" ہوا کرتی تھی کہ جب استاذ پڑھاتا تھا تو ساتھ یہ بھی بتاتا تھا۔کہ عزیز طلباء اس کا مطلب یہ ہے کہ تم بھی عملی زندگی میں اتفاق سے رہو گے تو کامیاب و کامران رہو گے۔مگر آج یہ درس ہوتا ہے کہ اس کو خوب یاد کر لو پیپر میں اس کے دس نمبر ہو نگے جس کے نمبر اچھے ہوئے اس کو نوکری اچھی ملے گی تو نتیجہ کیا ہے؟ کہ اعلیٰ تعلیم کے بعد اپنی منزلوں کی انتہا نوکری اور غلامی ہے۔گو کہ میرا قاری محسوس کر رہا ہو گا کہ شاید میں موضوع سے ہٹ گیا ہو ں مگر یہاں طلباء کو ختم نبوت کا مجاہد بنانا ہے۔لیکن جس طرح کا طرز تعلیم رائج ہے اس نظام میں یہ بات ناپید نظر آتی ہے۔سوچ اور فکر کے

زاویے یکسر بدل گئے ۔اگر آج اس بنیادی تعلیم جیسے پہلو پر توجہ دی جائے تو یقین سے کہا جا سکتا ہے ۔ہمارے نوجوان ملک وملت اور مذہب کے لیے بہترین سرمایہ بن سکتے ہیں اس لیے طلباء کرام سے زیادہ ان کی تربیت کے لیے والدین اور اساتذہ کا کردار انتہائی اہم ہے یہاں چند باتیں ان کی خدمت عالیہ میں پیش کی جاتی ہیں ۔

1۔طلبائے کرام کو چاہیے کہ عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر اپنے مطالعہ کو وسعت دیں۔

2۔اپنی لائبریری میں جہاں سینکڑوں اور کتب کا ذخیرہ کر رکھا وہاں ہر ماہ ایک کتاب ختم نبوت کے متعلق ضرور خریدیں۔

3۔اپنے کسی قریبی عالم دین سے اس موضوع پر کتابیں سبقاً پڑھنے کا اہتمام کریں۔

4۔فیس بک کے ان گروپس میں شریک ہوں جہاں اس موضوع پر معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

5۔خود معلومات حاصل کرنے کے بعد اپنے دوستوں کو بھی قادیانیت کے جراثیم سے آگاہ فرمائیں۔

بقیہ مضمون صفحہ 8

”یعنی کوثر سے مراد آپ کے دل کا وہ نور ہے جو آپ کی میری طرف رہنمائی کرتا ہے اور میرے غیر سے منقطع کرتا ہے۔“

(تفسیر قرطبی ج ۲۰،ص ۱۹۹، جمالین ج ۲،ص ۵۰۷، صاوی ج ۶،ص ۲۴۳۶، جمل ج ۸، ص ۴۱۷)

جواب نمبر ۱۹:

کوثر سے مراد معجزات مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

قیل معجزات

”یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوثر سے مراد معجزات ہیں۔

(قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، صاوی ج ۶، ص ۲۴۳۶، جمل ج ۸،ص ۴۱۷)

عقیدۂ ختم نبوت اور تحریفاتِ قادیانیت

مفتی حافظ محمد نواز بشیر جلالی

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ جلّ جلالہ نے اپنے محبوب رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کے لقب سے ملقب فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا اعلان فرما دیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش جتنے بھی انبیاء کرام اور رُسل عظام کو رُوئے زمین پر انسانیت کی ہدایت و رہنمائی کے لیے مبعوث فرمایا اُن میں سے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیاء والمرسلین بنا کر مخلوق خدا کی تعلیم و تربیت اور رہنمائی کے لیے ختم نبوت کا تاج عطا فرما کر مبعوث فرمایا۔

قرآن، حدیث، اجماعِ امت کے لحاظ سے امت کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ جلّ جلالہ نے ہر قسم کی نبوت (ظلی، بروزی، غیر تشریعی وغیرہ) کا خاتمہ کر دیا۔ اب اگر کوئی شخص مذکورہ بالا عقیدہ کے خلاف عقیدہ رکھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے آنے سے خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں پڑتا تو اس عقیدے کے حامل شخص کو تمام محدثین، مفسرین اور علمائے امت نے بالاتفاق کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کو تسلیم کرنا ایمان کے لیے اساس کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایمان تب مکمل ہوتا ہے جب رحمتِ عالم، جانِ کائنات، امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محض نبی یا رسول ہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کیا جائے۔

درج ذیل سطور میں ہم اختصار کے ساتھ قرآن و حدیث اور اجماع امت کے مقابل مرزا قادیانی کی خرافات کو درج کر رہے ہیں تاکہ سیدھے سادھے مسلمانوں کے ایمان و عقیدے کی حفاظت کے لیے مدد و معاون ہو سکیں۔

مرزا قادیانی کی آیات قرآنیہ کے مقابلہ میں خرافات

مرزا قادیانی اپنے مطلب کے حصول کے لیے متعدد آیات قرآنی کی تحریف کا مرتکب ہوا۔ قرآن کریم میں تحریف کرنا بہت بڑی جسارت ہے اور روئے زمین پر اس شخص سے بڑا بدبخت کوئی انسان نہیں ہے جو قرآن میں تحریف کرتا ہے۔ پہلے ہم قرآن کریم میں آیت لکھتے ہیں پھر اس کے بعد مرزا قادیانی نے جو تحریف کی جسارت کی ہے وہ آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کو علم ہو جائے کہ مرزا قادیانی کتنا بڑا کذاب ہے اور دجال ہے۔

قرآنی آیت:

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (سورۃ القدر)

بے شک ہم نے اسے (قرآن کریم) نازل کیا شب قدر

میں۔

قادیانی کی تحریف قرآن:

مرزا قادیانی نے سورۃ القدر کی اس آیت میں یوں تحریف کی اوراس نے یہ جھوٹا دعویٰ کیا، کہتا ہے: ''قرآن قادیان کے قریب نازل ہوا ہے'':

(ازالۃ الاوہام، جلد نمبر ۱، ص ۳۴)

آیت نمبر۲:

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

رحمان نے اپنے محبوب ﷺ کو قرآن سکھایا اور انسانیت کی جان محمد ﷺ کو پیدا کیا۔

خرافات نمبر۲:

نذیر ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی قرآن کریم کی دو مختلف آیات کو ایک جگہ پر اکٹھا کر کے اپنے مطلب کا مفہوم نکالنے کے لیے قرآن کریم میں اس طرح تحریف کرتا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ لِتُنْذِرَ قَوْماً مَّا اُنْذِرَ اٰبَاؤُہُمْ

ترجمہ کرتے ہوئے مرزا قادیانی کہتا ہے: خدا نے تجھے قرآن سکھلایا تا کہ تو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے۔

(روحانی خزائن، جلد نمبر ۱۳، ص ۵۰۲، براہین احمدیہ جلد نمبر ۵، ص ۵۲)

آیت نمبر۳:

وَقُلْنَا یَا آدَمُ اسْکُنْ أَنتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَکُلاَ مِنْہَا رَغَداً حَیْثُ شِئْتُمَا وَلاَ تَقْرَبَا ہَـذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُونَا مِنَ الْظَّالِمِیْنَ

(سورۃ البقرہ آیت ۳۵)

(ترجمہ) اور ہم نے فرمایا اے آدم! تو اور تیری بیوی اس جنت میں رہو۔ اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے۔ مگر اس پیڑ کے قریب نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خرافات نمبر۳:

آدم، مریم اور احمد ہونے کا دعویٰ

مرزا قادیانی اپنی کتاب تذکرہ میں لکھتا ہے:

یَا آدَمُ اسْکُنْ أَنتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ

یَا مَرْیَمُ اسْکُنْ أَنتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ

یَا اَحْمَدُ اسْکُنْ أَنتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ

نَفَخْتُ فِیْکَ مِنْ لَّدُنِّیْ رُوْحَ الصِدْقِ

مرزا قادیانی کہتا ہے، اے آدم!، اے مریم!، اے احمد! تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ میں نے اپنی طرف سے سچی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔

(تذکرہ ص ۷۰)

مرزا قادیانی اپنی مذکورہ بالا عبارت کی تشریح کرتے ہوئے مزید لکھتا ہے: مریم سے اُم عیسیٰ مراد نہیں ہے اور نہ آدم سے ابوالبشر مراد ہیں اور نہ ہی احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ مراد ہیں۔ اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسیٰ، عیسیٰ اور داؤد وغیرہ کے نام بیان کیے گئے ہیں۔ ان ناموں

سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں بلکہ ہر جگہ یہی عاجز مراد ہے۔

المختصر مرزا قادیانی نے اپنے مطلب کے حصول کے لیے قرآن کریم کی بے شمار آیات میں تحریف کی۔ طوالت کے پیش نظر ہم صرف ان آیات پر اکتفا کر رہے ہیں۔

تحریف قرآن کرنا جملہ علماء کے نزدیک متفقہ طور پر کفر ہے۔ لہذا مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار جمیع علماء کے نزدیک کافر ہیں۔

مرزا قادیانی صرف قرآن کریم میں تحریف کا مرتکب ہی نہیں ہوا بلکہ یہ پلید شخص کبھی احادیث مصطفی ﷺ کی من چاہی تشریح کرتا ہے۔ اور کبھی احادیث مصطفی ﷺ کا انکار کرتا ہے۔ اور کبھی اپنی خرافات کو حدیث کا نام دیتا ہے۔

مرزا قادیانی کی احادیث رسول ﷺ کے مقابلہ میں خرافات

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خالقِ کائنات نے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبیین بنایا ہے۔ اور یہ روحِ ایمان ہے کہ کلمہ اسلام کی روشنی میں ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ ختم نبوت پر دین اسلام کا ڈھانچہ قائم ہے۔ ختم نبوت دین متین کے گرد ایک قلعہ ہے۔ پورے دین کی تعلیمات کو محفوظ کرنے والا عقیدہ ختم نبوت کہلاتا ہے۔

سید عالم ﷺ کی جلوہ گری کے بعد اب کائنات میں کوئی بھی شخص نبی نہیں بن سکتا۔ اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے گا خواہ وہ کسی لحاظ سے بھی یہ کہے کہ میں ظلی نبی ہوں، بروزی نبی ہوں یا غیر تشریعی ہوں جو بھی کہے جب وہ دعویٰ نبوت کرے گا تو وہ جھوٹا ہوگا، کذاب و دجال ہوگا۔ اس سے برأت لازم ہے۔ اور اس کا ردّ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

ذیل کی سطور میں ہم احادیث مصطفی ﷺ کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی خرافات کا رد پیش کریں گے۔

(۱) حدیث مصطفی ﷺ:

عن حذیفة اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فِیْ اُمَّتِیْ كَذَّابُوْنَ وَ دَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ مِنْهُمْ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَّاِنِّیْ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

(مسند امام احمد بن حنبل، ج۵، ص ۳۹۱، حدیث نمبر ۲۳۵۳۸، المکتب الاسلامی بیروت)

(ترجمہ) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں ستائیس دجال و کذاب ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی۔ اور میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

مرزا کی خرافات، حدیث رسول کے مقابلہ میں:

مرزا قادیانی اپنی کتاب دافع البلاء میں لکھتا ہے کہ سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء ص ۱۱، روحانی خزائن، ج ۱۸ ص ۲۳۱)

نوٹ:

کوئی ایسا پوائنٹ نہیں چھوڑا جس پر مرزا قادیانی نے اسلام اور بانی اسلام کے خلاف بات نہ کی ہو۔ ہر جگہ پر کبھی قرآن کریم میں تحریف کرتا نظر آیا ہے اور کبھی حدیث رسول کے مقابلہ میں اپنی طرف سے من گھڑت باتیں کرنا اس کا شعار بن چکا تھا۔ اب یہاں پر وہ اپنے آپ کو رسول کہہ رہا ہے۔ اور کبھی مرزا قادیانی اپنے

آپ کو ظلی نبی، کبھی بروزی نبی اور کبھی غیر تشریعی نبی کہتا ہے۔ بہت سی ایسی خرافات ہیں جو مرزا قادیانی اپنے لیے بولتا ہے۔ جبکہ حضور رحمت عالم ﷺ نے ایسے جھوٹے نبوت کے دعویداروں کو کذاب و دجال فرمایا ہے۔ ایک اور حدیث شریف میں سرکار مدینہ ﷺ نے ان جھوٹوں کی تعداد تیس بتائی ہے۔

(۲) حدیث مصطفی ﷺ

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا (اِلٰى قَوْلِهٖ) وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

(سنن ابی داؤد شریف رقم الحدیث ۴۲۵۲، ص ۹۲۷، دارالارقم بیروت)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی تو میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا اور بلا شبہ عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ان میں سے اہم نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اس حدیث پاک کی روشنی میں مسلمان ہر جھوٹے مدعی نبوت کو کذاب اور دجال کہتے ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی بھی مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق انہی کذابوں اور دجالوں میں سے ایک ہے۔ مرزا قادیانی کا ردّ ہر دور میں علمائے حقہ اپنی تقریر و تحریر میں کرتے رہے ہیں اور کر بھی رہے ہیں۔ یہاں پر مرزا قادیانی کی چند خرافات قارئین کی نظر کرتا ہوں، ملاحظہ فرمائیں:

مرزا قادیانی کی خرافات:

مرزا قادیانی کی چند خرافات یہاں پر درج کر رہا ہوں، لکھتے وقت قلم کانپ رہا ہے کہ ایسی بے ہودہ باتیں لکھی جا رہی ہیں۔ مگر کیا کروں سادہ لوح مسلمانوں کو ان مرزائیوں کے عقائد و نظریات سے اور مرزا کی خرافات سے آگاہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اس لیے یہ لکھ رہا ہے۔

؎ شاید کے اتر جائے تیرے دل میں میری بات

اور پڑھنے والا انہیں دیکھ اور پڑھ کر توبہ و استغفار کر کے مسلمان ہو جائے۔ اور مرزے قادیانی اور اس کی ذُریت پر لعنت کرے۔

(۱) قرآن پاک کی توہین:

مرزا قادیانی اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھتا ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۸۴)

(۲) حضور اکرم ﷺ کے معجزات ۳ ہزار اور مرزا قادیانی کے ۳ لاکھ:

مرزا قادیانی اپنی کتاب تتمہ حقیقۃ الوحی میں لکھتا ہے:

''تین ہزار معجزات ہمارے (محمد ﷺ) سے ظہور میں آئے''۔ جبکہ مرزا اپنے لیے کہتا ہے کہ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان معجزات ظاہر کیے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

(۳) روضہ رسول کی گستاخی:

مرزا قادیانی ہمارے کریم آقا جانِ کائنات کے روضۂ

اقدس کی گستاخی کرتا ہے اور لکھتا ہے اس بات کو ہر مسلمان آنکھیں کھول کر پڑھے تا کہ اسے معلوم ہو جائے کہ یہ قادیانی کتنا پلید اور گندا شخص تھا۔ اب اس کی گندی زبان سے نکلنے والے جملے پڑھیں اوران مرزائیوں سے میل ملاپ ختم کریں۔

وہ لکھتا ہے: ''خدا تعالیٰ نے آنحضرت کے چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ (قبر نبوی) تجویز کی جو نہایت متعفن (بدبودار) اور تنگ و تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔

(تحفہ گولڑویہ، درحاشیہ ص ۱۲۲)

(۴) **پیشین گوئیاں غلط نکلیں:**

مرزا قادیانی ازالۃ الاوہام کی دوسری جلد میں لکھتا ہے: ''حضرت محمد ﷺ کی پیشین گوئیاں بھی غلط نکلیں اور مسیح ابن مریم، دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج کی حقیقت بھی آپ ﷺ پر ظاہر نہ ہوئی''۔ ملخصاً (ازالۃ الاوہام ج ۲، ص ۲۸۱)

نوٹ: مرزا قادیانی کی مزید خرافات اگر پڑھنی ہوں تو تفصیل کے ساتھ ہماری کتاب تحقیق مسئلہ ختم نبوت کا مطالعہ کریں۔

خرافاتِ مرزا بر خلافِ اجماع صحابہ کرام

قرآن وسنت کے بعد اہم ترین حیثیت اجماع کی ہے۔ یہ بات تمام معتبر تاریخی روایات سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے فوراً بعد جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور جنہوں نے ان جھوٹے مدعیان نبوت کو تسلیم کیا، ان سب کے ساتھ صحابہ کرام نے بالاتفاق جنگ کی۔

حضور اکرم ﷺ کے ظاہری وصال مبارک کے بعد جماعتِ صحابہ کرام نے سب سے پہلے جس جھوٹے مدعی نبوت سے جنگ کی وہ مسیلمہ کذاب تھا۔ یہ شخص حضور نبی مکرم نور مجسم ﷺ کی نبوت کا منکر نہ تھا بلکہ اس کا دعویٰ تھا کہ اسے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ نبوت میں شریک بنایا گیا ہے۔ مسیلمہ کذاب نے حضور ﷺ کے وصال مبارک سے پہلے جو عریضہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا تھا اس کے الفاظ ہیں: ''مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کی طرف آپ ﷺ پر سلام ہو، آپ ﷺ کو معلوم ہو کہ میں (مسیلمہ کذاب) آپ ﷺ کے ساتھ نبوت میں شریک کیا گیا ہوں''۔

(طبری، جلد ۲، ص ۳۹۹)

علامہ طبری نے اس کے علاوہ بھی ایک جگہ پر نقل کیا ہے کہ مسیلمہ کذاب کے ہاں جو اذان دی جاتی تھی اس میں محمد رسول اللہ کے الفاظ کہے جاتے تھے۔ اس صریح اقرارِ رسالتِ محمدی کے باوجود مسیلمہ کذاب کو کافر اور خارج از ملت قرار دیا گیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کو مسلمان تسلیم نہیں کیا بلکہ انہیں کافر اور مرتد سمجھ کر ان کے خلاف فوج کشی کی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اس عمل مبارک سے کہ کہنے کی گنجائش ختم ہو جاتی ہے کہ صحابہ کرام نے مسیلمہ کذاب اور اس کے حامیوں کے خلاف ارتداد کی بنا پر نہیں بلکہ بغاوت کے جرم میں جنگ کی تھی۔

اسلامی قانون کی رُو سے باغی مسلمانوں کے خلاف اگر جنگ کی نوبت آجائے تو ان کے قیدیوں کو غلام نہیں بنایا جاتا۔ مسلمان تو درکنار اگر ذمی بھی باغی ہوں اور انہیں گرفتار ہونے کے بعد غلام بنانا جائز نہیں ہے۔ لیکن مسیلمہ کذاب اور اس کے حامیوں کے

خلاف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب چڑھائی کی تو تاجدارِ صداقت خلیفۂ بلافصل سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان فرمایا کہ ان کے بچوں اور عورتوں کو غلام بنایا جائے تو پھر جب وہ لوگ اسیر ہوئے تو انہیں حقیقت میں غلام بنایا گیا تھا۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۶ ص ۱۶۔۳۱۵)

اس سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جس جرم کی بنیاد پر مسیلمہ کذاب سے جنگ کی تھی وہ بغاوت کا جرم نہیں تھا بلکہ ان کا جرم یہ تھا کہ مسیلمہ کذاب نے حضور ﷺ کے مقابلہ میں اس نے نبوت کا اعلان کیا تھا۔ اور دوسرے لوگ جو اس کی نبوت پر ایمان لائے تھے۔

یہ کاروائی سرکارِ دوعالم ﷺ کے ظاہری وصال مبارک کے فوراً بعد ہوئی تھی۔ جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ منصبِ خلافت پر فائز ہوئے تھے۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ کرنی ہے۔ تمام صحابہ کرام نے اتفاقِ رائے سے اس بات کو مانا اور مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کیا۔ اجماع صحابہ کی اس سے زیادہ صریح مثال شاید ہی کوئی ہو۔

علمائے امت کا اجماع:

اجماعِ صحابہ کرام کے بعد جس چیز کو بطور حجت پیش کیا جاسکتا ہے وہ علمائے امت کا اجماع ہے۔ اس حوالے سے جب ہم تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ قرونِ اولیٰ سے لے کر آج تک ہر زمانے میں پوری دنیائے اسلام کے علماء اس عقیدے پر متفق ہیں کہ نبی مکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

اور یہ کہ جو بھی آپ ﷺ کے بعد اس منصب کو دعویٰ کرے یا اس دعویٰ کرنے والے کو مانے وہ کافر اور خارج از ملتِ اسلام ہے۔

خلاصہ کلام:

اس مختصر مضمون میں ہم نے مرزا قادیانی کے خرافات کو قرآن وحدیث، اجماع صحابہ اور اجماع علمائے امت کی روشنی میں مرزا قادیانی کی خرافات کو خلافِ اسلام اور خلافِ دین ثابت کیا ہے۔ بلاشبہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار خارج از اسلام ہیں۔

سطورِ بالا میں اجماعِ صحابہ کرام سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک وہ شخص اسلام سے خارج ہے جو حضور اکرم ﷺ کی نبوت میں شریک ٹھہرتا ہے، دعویٰ کرتا ہے۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بالاتفاق مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والوں کو کافر اور اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ تو پھر برِصغیر کا مسیلمہ کذاب (مرزا قادیانی) اور اس کی ذریت مسلمان رہ سکتی ہے؟ یہی وجہ ہے کہ جب مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کے دعویٰ پر فوراً علمائے حقہ نے اس کا تعاقب کیا۔

اور مرزا کی خرافات کی روشنی میں اسے خارج از اسلام قرار دے کر مسلمانوں کے ایمان اور عقیدے کو مرزائیوں کے شر سے بچایا اور آج بھی علمائے حقہ بحسن وخوبی اپنا انجام دے رہے ہیں۔

اب جس کے دل میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کر سرِ عام رکھ دیا

عقیدہ ختم نبوت اور

تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان الازہری رحمۃ اللہ علیہ

سید صابر حسین شاہ بخاری

بسم الله الرحمن الرحيم، نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله النبی الامين صلی الله عليه وآله واصحابه اجمعين

علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری برکاتی بریلوی الازہری رحمۃ اللہ علیہ (م 1439ھ/2018ء)...خانوادہ رضویہ کے ایک فرد فرید ہیں۔۔۔آپ کا اصل نام"محمد" ،عرفی نام"محمد اختر رضا خان قادری"۔۔گھر میں"محمد اسماعیل رضا" کے نام سے پکارے جاتے تھے۔۔۔لیکن عالم اسلام میں" تاج الشریعہ" کے لقب سے ایسے ملقب ہوئے کہ یہ آپ کی پہچان بن گیا۔۔۔۔

25/فروری 1942ء آپ کی تاریخ پیدائش ہے۔۔ آپ کے والد گرامی مفسر قرآن مولانا محمد ابراہیم رضا خان جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔۔۔ابتدائی تعلیم وتربیت گھر میں حاصل کی۔۔چار سال چار ماہ اور چار دن کی عمر میں آپ کے والد گرامی نے دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں آپ کو لے جا کر بسم اللہ خوانی کی نہایت خوب صورت تقریب منعقد فرمائی اور دعوت کا اہتمام فرمایا آپ کے نانا جان مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو بسم اللہ پڑھائی۔۔قرآن کریم ناظرہ اپنی والدہ ماجدہ سے پڑھا اور اردو کتب اپنے والد گرامی سے پڑھیں۔پھر آپ کو دارالعلوم منظر اسلام ہی داخل کرایا گیا یہاں آپ نے نحو میر،منشعب سے لے کر ہدایہ آخرین تک پڑھیں۔۔ 1963ء میں آپ مصر گئے اور جامعتہ الازہر میں کلیہ اصول الدین میں داخلہ لیا اور وہاں آپ نے تین سال تک اکتساب علم کیا۔۔دوسرے سال امتحان میں آپ نے پہلی پوزیشن حاصل فرمائی۔۔ 1966ء میں جب فارغ ہوئے صدر جمال عبدالناصر نے خود آپ کو" جامعتہ الازہر ایوارڈ" اور سند عطا کی۔۔۔۔۔ آپ کے اساتذہ کرام میں علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان نوری، مولانا مفتی سید افضل حسین مونگیری رضوی، مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خان جیلانی، فضیلۃ الشیخ محمد سماعی (مصر) الشیخ محمود عبدالغفار (مصر) مولانا مفتی محمد احمد جہاں گیر خان رضوی اعظمی، اور ریحان ملت مولانا محمد ریحان رضا خان رحمانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی نہایت نمایاں ہیں۔۔

1967ء میں آپ نے اپنے مادر علمی دارالعلوم منظر اسلام میں تدریسی خدمات شروع کیں۔ 1978ء میں" صدر المدرسین" بنے، اور ساتھ ہی دارالافتاء کی ذمہ داری بھی سنبھالی۔۔۔۔ 3/نومبر 1968ء کو حکیم الاسلام مولانا حسنین رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر سے آپ کا عقد مسنون ہوا۔۔آپ کی اولاد امجاد میں' پانچ دختران اور فرزند ارجمند علامہ مولانا محمد عسجد رضا خان صاحب زید مجدہ ہیں جو ماشاءاللہ، آپ کے جانشین بھی ہیں۔۔۔آپ نے تبلیغ واشاعت کی خاطر سیروا فی الارض کے تحت پاک و ہند عرب

امارات، افریقہ اور یورپ میں کئی تبلیغی دورے کئے۔۔کئی اداروں کی نگرانی اور سرپرستی فرمائی۔۔ بریلی شریف سے ماہ نامہ" سنی دنیا" کا اجراءعمل میں لایا جو نہایت کامیابی سے جاری رہا۔۔آپ نے 80 کے قریب مختلف موضوعات پر کتب ورسائل لکھے تراجم کئے اور حواشی لکھے۔۔۔آپ کے" فتاویٰ" کو نہایت آب وتاب سے شائع کرنے کی ضرورت ہے۔۔آپ نے مختلف موضوعات پر نہایت عالمانہ اور عارفانہ انداز میں خطبات ارشاد فرمائے۔۔ضرورت ہے کہ آپ کی تمام تقاریر اور خطبات کو نہایت احسن انداز میں یکجا کر کے" خطبات تاج الشریعہ کے نام سے شائع کیا جائے تا کہ آپ کی شان خطابت بھی دکھائی جائے

بچپن ہی میں آپ کو مفتی اعظم علامہ محمد مصطفیٰ رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت فرمالیا تھا اور پھر 20 سال بعد آپ کو اجازت وخلافت سے سرفراز فرمادیا۔۔آپ ایک بہترین نعت گو شاعر ہیں۔۔ آپ کی نعتیہ شاعری میں سوز وگداز اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عناصر نمایاں ہیں۔۔۔آپ کے کلام میں صاحب مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان شہر مدینہ سے محبت وعقیدت اک اک مصرع اور اک اک شعر سے مترشح ہے۔۔۔تم چلو ہم چلیں سب مدینے چلیں ==== جانب طیبہ سب کے سفینے چلیں۔۔۔۔۔۔خلد زار طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا ==== پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دل جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در اقدس پر بلا آپ کے دل کے ارمان پورے فرما دیئے۔۔۔۔آپ نے چھے بار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔۔ پہلا حج 1983ھ، دوسرا 1986ء، تیسرا 1987ء، چوتھا 2008ء، پانچواں 2009ء، اور چھٹا 2010ء میں کیا۔۔بے شمار بار عمرہ اور بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔۔۔۔۔۔۔آپ کی ساری زندگی احقاق حق اور ابطال باطل میں بسر ہوئی۔۔۔ عقیدہ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تحفظ آپ کو ورثے میں ملا تھا۔۔۔۔آپ کے پردادا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م1340ھ/ 1921ء) کی اعتقادی اور نظریاتی خدمات جلیلہ سے عالم اسلام بخوبی آگاہ ہے۔۔۔۔آپ کے دادا جان حجۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م1362ھ/ 1943ء)۔نے 1315ھ/ 1898ء میں " الصارم الربانی علی اسراف القادیانی" لکھ کر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کی دنیائے ارضی پر دوبارہ تشریف آوری قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کر کے مرزا قادیانی آنجہانی کے مکروفریب کو طشت از بام فرما دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کے نانا مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان قادری نوری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م1402ھ/ 1981ء) نے "تصحیح یقین بر ختم نبیین" لکھ کر " خاتم النبیین" کی نہایت احسن انداز میں وضاحت فرمائی اور قادیانیت ذریت کے مکروفریب کا پردہ چاک فرمایا۔۔۔۔۔۔ ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔۔۔۔۔۔۔۔ 1320ھ/ 1902ء میں سیف اللہ المسلول مولانا فضل رسول قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ عربی میں لکھی گئی شہرہ آفاق کتاب" المعتقد المنتقد" پر آپ کے پردادا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت عالمانہ اور عارفانہ انداز میں" المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد" کے نام سے عربی میں حواشی لکھے۔۔ان کا اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا

خان قادری برکاتی بریلوی الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے حصے میں آئی۔۔
۔۔ آپ نے افادہ عام کے لیے اس کا رواں دواں ترجمہ فرمایا ہے۔۔ان حواشی میں بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے گمراہ فرقوں اور کے سرغنوں کا ذکر کرتے ہوئے مرزا قادیانی آنجہانی کی بھی خبر لی ہے۔۔ آپ فرماتے ہیں:

یہ مرزا ان جھوٹے دجالوں میں سے ہے جن کے خروج کی خبر صادق ومصدوق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی، یہ دجال مرزا قادیانی اس زمانے میں موضع قادیان واقع پنجاب میں نکلا"....

امریکا کے شہر ہوسٹن میں جب قادیانی ذریت نے سر اٹھانا شروع کیا علامہ مولانا محمد قمر الحسن قادری بستوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے وہاں "ختم نبوت کانفرنس" کا انعقاد کیا اور اس کی صدارت کے لیے تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کو خصوصی طور پر دعوت دی گئی۔ 20/اگست 2000ء کو ہوسٹن شہر میں تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیر صدارت "ختم نبوت کانفرنس" کا آغاز ہوا۔ نظامت کے فرائض علامہ محمد قمر الحسن قادری بستوی صاحب زید مجدہ نے خود سنبھالے۔ اس میں ایشیا، یورپ اور امریکا کے علماء ومشائخ نے بھر پور شرکت کی۔۔سب سے پہلے مقامی علماء کرام نے خطابات فرمائے،۔مولانا بابر رحمانی ڈیلاس، مفتی احمد القادری ڈیلاس، مفتی حفیظ الرحمٰن شکاگو، علامہ بدر القادری ہالینڈ،۔۔پھر محدثِ کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ، اس کے بعد مفکر اسلام علامہ قمر الزماں اعظمی نے ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے رد میں دلائل و براہین کی روشنی میں شاندار خطبات ارشاد فرمائے۔۔مولانا مسعود رضا، مولانا غلام زرقانی اور مولانا عبد الرب مقامی علماء کرام بھی اس سٹیج کی زینت تھے۔۔۔آخر میں تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا اور نہایت رقت آمیز دعا فرمائی۔۔ اور قادیانیوں سے ہوشیار رہنے کی تاکید فرمائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔علامہ محمد قمر الحسن قادری بستوی صاحب دامت برکاتہم اس کانفرنس کے اثرات کے بارے میں فرماتے ہیں

"اس کانفرنس کا اثر یہ ہوا کہ قادیانی کا اثر کم ہوگیا، جب کہ اس کے ساتھ ہی دیوبندیت پر بھی حرف گیری کی گئی اور تحذیر الناس کے نظریاتی کردار کو بھی واضح کیا گیا، لوگوں نے محسوس کیا کہ قادیانیت کا زہر کہاں سے پھیلا، علماء نے صراحت کے ساتھ تحذیر الناس کی عبارت پر بحث کی اور اس کے پرخچے اڑا دیئے۔۔ملک محمد محبوب الرسول قادری نے مارچ 2001ء میں آپ کا ایک مفصل انٹرویو لیا جو اسی ماہ نامہ" سوئے حجاز" لاہور میں شائع ہوا۔۔۔۔۔ اس انٹرویو میں بھی تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت دردمندانہ انداز میں قادیانیت کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ فرمایا اور ان کا ناطقہ بند کرنے ضرورت پر زور دیا۔۔۔آپ نے فرمایا:

" عقائد کے تحفظ کے لئے ٹھوس بنیادوں پر کام کی ضرورت ہے، قادیانی یورپ میں اسلام کے نام پر اپنا کام کئے جا رہے ہیں، ان کا ناطقہ بند کرنے کی ضرورت ہے، ہرسنی فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔۔"۔۔۔۔۔۔۔۔

7/ذی القعدہ 1439ھ/ 20/جولائی 2018ء بروز جمعہ المبارک کی اذان مغرب رضا مسجد میں گونجی، تاج الشریعہ اذان کے کلمات دھرا رہے ہیں، نماز کے لئے تیار ہیں، باوضو ہیں، آپ نے اللہ

بقیہ مضمون صفحہ 40 پر دیکھیں

مولانا محمد حسن فیضی کی وفات بارے مرزا قادیانی کی پیشگوئی کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

محمد ثاقب رضا قادری

مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتدائی طور پر شہرت حاصل کرنے کے لیے جن طریقوں کو اختیار کیا اُن میں سے ایک طریقہ پیشین گوئی کرنا بھی ہے۔ مرزا قادیانی کی پیشین گوئیوں کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ایک بڑا حصہ ایسے لوگوں کے متعلق ہے جو مرزا قادیانی کے فکری مخالف تھے یا یوں کہہ لیجیے کہ مرزا قادیانی کے دعاوی کے مؤید و مصدق نہ تھے۔ مرزا قادیانی اپنے مخالفین کو ہمیشہ آڑے ہاتھوں لیتے، زبانی و تحریری سبّ و شتم کرنے کے علاوہ بد دعائیں دینا اور اُن کی موت کے متعلق پیش گوئی کرنا مرزا قادیانی کے معمولات میں سے تھا۔ ابتدائی ایام میں جب مرزا قادیانی پیش گوئی یا اِلہام کے میدان میں نئے نئے وارِد ہوئے تھے تو مرزا جی اپنے مخالف کی موت بارے پیش گوئی کرتے ہوئے اُس کے ظہور کا وقت بھی متعین کر دیتے۔ اور اُس کے پورا نہ ہونے پر خود کے لیے کسی نہ کسی سزا، وعید یا لعنت بھی تجویز فرما دیتے تھے۔ یعنی مرزا جی کو اپنی پیشین گوئیوں یا (خود ساختہ) اِلہامات کے پورا ہونے پر اس قدر بھروسہ ہوتا تھا۔ لیکن اللہ عزوجل قادر مطلق ہے، اُس نے ہمیشہ مرزا قادیانی کو رُسوا ہی کیا۔ مرزا جی کی پیشین گوئیوں کا انجام ہمیشہ بُرا ہی ہوا۔ مرزا جی کی پیش گوئی جب مقررہ وقت میں ظہور نہ ہوتی تو مرزا قادیانی کو عزت بچانے کے لیے طرح طرح کی تاویلیں گھڑنی پڑتی تھیں۔ مرزائی اُمت کی بھی خوب جگ ہنسائی ہوتی، اور بعض اوقات تو مرزا جی کے پکے مرید اُن کی بیعت سے منحرف بھی ہو جاتے۔ لیکن مرزا جی پیش گوئیوں کی عادت نہ چھوٹی البتہ یہ ضرور ہوا کہ وقت کے ساتھ ساتھ مرزا جی اور اُن کے پیروکار تاویل کے فن میں مشاق ہو گئے جس کا نمونہ ان شاء اللہ آئندہ چند مثالوں میں پیش کیا جائے گا۔

مرزا قادیانی کی بعض پیشین گوئیوں کے سبب اَمن عامہ کے لیے مسائل پیدا ہو جاتے تھے بلکہ بعض اوقات تو مرزا جی کے خلاف قانونی چارہ جوئی تک نوبت بھی پہنچی اور مرزا جی کو حکام بالا کی جانب سے تنبیہ بھی کی گئی چنانچہ ۲۳ اگست ۱۸۹۸ء کو جی ایم ڈبلیو ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور نے مرزا قادیانی کو مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری حکم تنبیہ جاری کرتے ہوئے مرزا جی کو ''فتنہ انگیز'' قرار دیا۔ اس حکم کو من وعن یہاں نقل کیا جاتا ہے:

> ''مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ اگرچہ بمقدمہ ڈاکٹر کلارک صاحب اُن کے برخلاف کافی شہادت نہیں ہے کہ اُن سے ضمانت حفظِ امن کی لی جاوے لیکن جو تحریرات عدالت میں پیش کی گئی ہیں اُن سے واضح ہوتا ہے کہ وہ (مرزا قادیانی) ''فتنہ انگیز'' ہے درآں حالیکہ کوئی شہادت اس کے باور کرنے کے واسطے نہیں ہے کہ مرزا صاحب خود یا کسی دیگر شخص کی معرفت نقص امن کریں گے مگر ان کی تحریرات اس قسم کی ہیں کہ انہوں نے بلاشبہ طبائع کو اِشتعال کی طرف مائل کر رکھا ہے اور مرزا صاحب کو

ذمہ دار ہونا چاہیے کہ یہ تحریرات اُن کے مریدین پر کیا اَثر رکھیں گی پس مرزا صاحب کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ ملائم اور مناسب اَلفاظ میں اپنی تحریرات کو استعمال کریں ورنہ بہ حیثیت صاحب مجسٹریٹ ضلع ہم کو مزید کارروائی کرنی پڑے گی۔(**دستخط صاحب مجسٹریٹ ضلع مسٹر ڈگلس صاحب/ دستخط مرزا غلام احمد بقلم خود**)

اب ہم یہاں مرزا قادیانی کی چند پیشین گوئیاں مختصراً بطورِ اَمثلہ بیان کرتے ہیں تاکہ قارئین کو اندازہ ہو کہ مرزا کی پیشین گوئیوں کی نوعیت کیا ہوتی تھی اور پھر اُن کا انجام کیسا ہوتا تھا؛

۱۔ایک عیسائی عبداللہ آتھم کے متعلق مرزا قادیانی نے پیش گوئی کرتے ہوئے کہہ دیا کہ آتھم صاحب پندرہ مہینے کے عرصہ میں مر جائیں گے ۔اس پیش گوئی کا وقت ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو پورا ہو گیا لیکن عبداللہ آتھم زندہ و سلامت موجود تھے تو مرزا قادیانی اور اُن کے پیروکاروں کو چہار جانب سے ذلت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑا ۔اندریں حالات مرزا قادیانی نے تاویل گھڑی کہ عبداللہ آتھم نے اپنے دل میں عظمتِ اسلام کا خوف اور وہم وغم ڈال کر کسی قدر حق کی طرف رُجوع کر لیا جس سے وعدۂ موت میں تاخیر ہوئی۔

۲۔بڑھاپے میں مرزا قادیانی کو اپنے رشتہ داروں میں سے مرزا احمد بیگ کی تقریباً نو سالہ لڑکی محمدی بیگم سے عشق ہو گیا تو جھٹ اِلہام گھڑا کہ یہ میری آسمانی منکوحہ ہے۔مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کو حاصل کرنے کے لیے طرح طرح کے پاپڑ بیلے۔نوبت بہ ایں جا رسید کہ مرزا قادیانی نے دھمکی آمیز خطوط بھی لکھے جو کہ مرزا جی کی زندگی میں ہی مختلف اخبارات میں شائع بھی ہوئے جس سے مرزا جی کی مزید رُسوائی ہوئی۔محمدی بیگم کے والد مرزا احمد بیگ نے کسی قسم کے دباؤ کا اثر نہ قبول کرتے ہوئے اپنی بیٹی کا نکاح ایک نوجوان سے کر دیا۔مرزا قادیانی بھی کہاں ہار ماننے والے تھے، جھٹ سے ایک اور اِلہام دے مارا کہ محمدی بیگم کا شوہر اڑھائی سال میں مر جائے گا اور محمدی بیگم میرے پاس ضرور آئے گی۔لیکن کاتبِ تقدیر نے مرزا قادیانی کو ابھی مزید رُسوا کرنا تھا چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ نبوت و مسیحیت کا مدعی اپنی ”آسمانی منکوحہ“ کو حاصل کرنے کی حسرت دل میں لیے ناکام و نامراد بلکہ خائب و خاسر ہو کر اس دنیا سے رخصت ہوا۔مرزا جی اور اُن کا جھوٹا خدا محمدی بیگم کے معاملہ میں مکمل طور پر بے بس رہے۔بقول شاعرؔ

دونوں جہان تیری محبت
میں ہار کے
وہ جا رہا ہے کوئی شبِ غم
گزار کے

(فیض احمد فیضؔ)

۳۔یونہی مرزا قادیانی نے ایک مرتبہ پیش گوئی کی کہ اُن کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا جس کا نام عمواایل و بشیر ہوگا، اُس کی بے شمار صفتوں میں سے ایک صفت یہ ہوگی کہ”کان اللہ نزل من السماء“ یعنی یہ لڑکا کیا ہوگا گویا خدا آسمانوں سے اُترا ہوگا۔اس پیش گوئی کے ساتھ ہی مرزا جی نے یہ بھی فرما دیا کہ اُن کی بیوی حاملہ ہے اور وہ لڑکا جس کا وعدہ اُسے دیا گیا ہے اسی حمل سے ہوگا۔ چنانچہ مرزا جی کی پیش گوئی یوں باطل ہوئی کہ بجائے لڑکے کے لڑکی پیدا ہوئی۔(دیکھیے سراج الاخبار مورخہ ۲۷ جون/ ۴ جولائی ۱۹۰۴ء، ص ۱۰) جب مرزا جی پر اعتراضات کی بھرمار ہوئی تو مرزا جی نے جھٹ سے نیا اعلان کر دیا کہ

وہ لڑکا اگلے حمل سے ہوگا۔ خیر اگلے حمل میں لڑکا پیدا ہوا۔ مرزا جی اور اُن کی اُمت نے خوب بغلیں بجائیں کہ وہ ''مولودِ مسعود'' پیدا ہوگیا۔ اب سب لوگ منتظر تھے کہ یہ لڑکا بڑا ہوکر اُن کے لیے خیر و برکت کا سبب ہو گا لیکن وہ لڑکا ایک سال کی عمر میں ہی فوت ہوگیا۔ اور مرزا جی کی پیش گوئی اور خیر و برکت کے وعدے سب دھرے کے دھرے رہ گئے۔

۴۔ مرزا قادیانی نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق ''آخری فیصلہ'' کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھ دیا کہ اگر واقعتاً وہ (مرزا قادیانی) مفتری اور کذاب ہیں تو وہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں ہی مرجائیں گے اور اگر مولوی ثناء اللہ مرزا قادیانی پر تہمتیں لگانے میں حق پر نہیں تو مولوی ثناء اللہ مرزا قادیانی کی زندگی میں ہی نیست و نابود ہو جائے۔ چنانچہ مرزا صاحب کی حسب مراد خدائی فیصلہ کا ظہور یوں ہوا کہ مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں ہیضہ کے سبب فوت ہو گئے جبکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری چالیس سال بعد یعنی ۱۹۴۸ء میں فوت ہوئے۔

۵۔ مرزا قادیانی کے سابقہ مرید ڈاکٹر عبدالحکیم نے جولائی ۱۹۰۷ء میں مرزا جی کی موت بارے ایک الہام شائع کیا تھا کہ مرزا قادیانی چودہ مہینوں میں مرجائیں گے۔ اس کے جواب میں مرزا قادیانی نے ایک اشتہار بعنوان ''تبصرہ'' مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو شائع کیا اور اس کی خوب اشاعت کی۔ اس اشتہار میں مرزا قادیانی نے دعوی کرتے ہوئے لکھا:

> ''اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا ....میں تیری عمر کو بڑھاؤں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء چودہ (۱۴) مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا کہ معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک میرے اختیار میں ہے۔ یہ عظیم الشان پیش گوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ ہے مگر میری نسبت ...ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائے گا اور نصرت و فتح تیرے شامل حال رہے گی اور دشمن جو تیری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب فیل کی طرح نابود کیا جائے گا۔'' (دیکھو اخبار بدر ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء)

لیکن دنیا نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم نے مرزا قادیانی کی موت بارے جو پیش گوئی کی تھی وہ سچ ثابت ہوئی اور مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مر گئے جبکہ پیش گوئی کے مطابق چودہ ماہ کی مدت جولائی ۱۹۰۷ء سے شروع ہو کر لے کر ستمبر ۱۹۰۸ء تک تھی۔ پس مرزا قادیانی اپنی موعودہ عمر اسّی سال سے گیارہ سال قبل ہی آنجہانی ہوئے۔

۶۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتب میں متعدد مرتبہ اپنی عمر کے متعلق اِلہامات درج کیے ہیں کہ مرزا جی کے خدا نے اُن سے وعدہ کیا ہے کہ اُن کی عمر اسّی سال یا اُس سے چار پانچ سال زیادہ یا چار پانچ سال کم ہوں گے۔ لیکن ہوا یوں کہ مرزا قادیانی تقریباً ۶۹ سال کی عمر میں ہی آنجہانی ہو گئے۔ یعنی مرزا قادیانی کی اپنی ذات بارے بھی پیش گوئی سچ ثابت نہ ہوئی۔ لیکن مرزا جی کی تربیت یافتہ مرزائی اُمت مکاری و عیاری میں اپنے نام نہاد نبی مرزا قادیانی سے بھی چار ہاتھ آگے نکلی، انھوں نے مرزا قادیانی کا سالِ پیدائش ہی چار پانچ سال پیچھے (یعنی ۱۸۳۹ء کی بجائے ۱۸۳۵ء) کر لیا۔ (مکمل تفصیل راقم کے مضمون ''مرزا قادیانی کی عمر و سال پیدائش بارے روایات کا

تنقیدی جائزہ“ ملاحظہ فرمائیں جسے اسی مضمون کے آخر میں بطور حاشیہ نمبر ادرج کیا جارہا ہے۔)

۵۔مرزا قادیانی نے طاعون کے متعلق متعدد پیش گوئیاں کیں اور اسے خدائی قہر قرار دیا، طاعون سے مرنے کو کتے کی موت سے تشبیہ دی۔اور طاعون سے محفوظ رہنے کے لیے اعلان کیا کہ جو شخص بھی مرزا قادیانی کا سچے دل سے معتقد اور پیروی کرنے والا ہوگا وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔قادیان کو ”دارالامان“ قرار دیتے ہوئے اعلان کر دیا کہ یہاں طاعون نہ آئے گا لیکن پھر دنیا نے دیکھا کہ طاعون نے قادیان میں بھی تباہی پھیلائی اور مرزا جی کے سچے پکے مرید بھی طاعون کا شکار ہوئے۔(تفصیل حاشیہ نمبر ۲ میں ملاحظہ فرمائیں)

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا پیش گوئیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا جی کس قدر بداخلاق، بدتہذیب اور متعصب قسم کی شخصیت کے مالک تھے جبکہ اللہ کے سچے نبی اخلاق حسنہ کے پیکر اور اعلیٰ تہذیبی اقدار کے حامل ہوتے ہیں اور اپنے مخالفین کے ساتھ بھی حسن سلوک کرتے ہیں۔پس مرزا قادیانی اپنے دعویٔ نبوت ومسیحیت میں کسی طور بھی سچے ثابت نہیں ہوتے۔اوّل تو حضور نبی کریم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بعد کسی نئے نبی کا آنا ممکن ہی نہیں کیونکہ خالق و مالک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر سلسلۂ نبوت کا اختتام کر دیا ہے۔

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کا ایک ”اقرار نامہ“ قارئین کرام کی نذر کیا جائے جو مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی عدالت میں داخل ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو مرزا قادیانی نیجمع کروایا تھا۔اس اقرار نامے میں مرزا قادیانی نے حلفیہ اقرار کیا تھا کہ وہ کسی کی موت یا ذلت بارے پیشین گوئی شائع کرنے سے مکمل اجتناب کریں گے۔اقرار نامہ ملاحظہ فرمائیں؛

نقل اقرارنامہ

میں مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو بحضورِ خداوند تعالیٰ حاضر جان کر باقرارِ صالح اقرار کرتا ہوں کہ آیندہ؛

(۱) میں ایسی پیش گوئی جس سے کسی شخص کی تحقیر (ذلت) کی جاوے یا مناسب طور سے حقارت (ذلت) سمجھی جاوے یا خداوند تعالیٰ کی ناراضگی کا موردِ ہو-شائع کرنے سے اجتناب کروں گا۔

(۲) میں اس سے بھی اجتناب کروں گا شائع کرنے سے کہ خدا کی درگاہ میں دعا کی جاوے کہ کسی شخص کو حقیر (ذلیل) کرنے کے واسطے جس سے ایسا نشان ظاہر ہو کہ وہ شخص موردِ عتابِ الٰہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مباحثہ مذہبی میں کون صادق اور کون کاذِب ہے۔

(۳) میں ایسے اِلہام کی اشاعت سے بھی پرہیز کروں گا جس سے کہ کسی شخص کا حقیر (ذلیل) ہونا یا موردِ عتاب الٰہی ہونا ظاہر ہو یا ایسے اِظہار کے وجوہ پائے جاتے ہوں۔

(۴) میں اِجتناب کروں گا ایسے مباحثہ میں مولوی ابوسعید محمد حسین (بٹالوی) یا اُس کے کسی دوست یا پیرو کے برخلاف گالی گلوچ کا مضمون یا تصویر لکھوں یا شائع کروں جس سے کہ اُس کو درد پہنچے۔

میں اِقرار کرتا ہوں کہ اُس کے یا اُس کے دوست یا پیرو کے برخلاف اس قسم کے الفاظ استعمال کروں جیسا کہ دجّال، کافر، کاذِب، بطالوی۔

میں کبھی اُس کی آزادانہ زندگی یا خاندانی رشتہ داروں کے برخلاف کچھ شائع نہ کروں گا جس سے اُس کو آزار پہنچے۔

(۵) میں اِجتناب کروں گا مولوی ابوسعید محمد حسین یا اُس کے کسی دوست یا پیرو کو مباہلہ کے لیے بلاؤں، اس اَمر کے ظاہر کرنے کے لیے کہ مباحثہ میں کون صادق اورکون کاذِب ہے۔ نہ میں اُس محمد حسین یا اُس کے دوست یا پیرو کو اس بات کے لیے بلاؤں گا کہ وہ کسی کے متعلق کوئی پیش گوئی کریں۔

(۶) میں حتی الوسع ہر ایک شخص کو جس پر میرا اَثر ہوسکتا ہے اس طرح کاربند ہونے کے لیے ترغیب دوں گا جیسا کہ میں نے فقرہ نمبر ۱، ۲، ۳، ۴، ۵ میں اِقرار کیا ہے۔

دستخط مرزا غلام احمد قادیانی (بقلم خود)

تحریر ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء

مسٹر ڈوئی

دستخط کمال الدین پلیڈر

دستخط صاحب مجسٹریٹ ضلع (بحروف انگریزی)

(بحروف انگریزی)

لیکن مرزا جی کی شانِ والا سے بعید تھا کہ آپ ان تحریرات کے پابند رہتے۔ اَفسوس کہ نہ تو آپ نے اس بات کی پرواہ کی کہ انہوں نے گورنمنٹ کے ذمہ دار افسروں کے سامنے معاہدہ کیا ہے جو دراصل گورنمنٹ کے سامنے تھا اور نہ ہی اس بات کا خیال کیا کہ وہ نہ صرف مسٹر ڈوئی صاحب کے سامنے معاہدہ کر رہے تھے بلکہ انہوں نے اَحکم الحاکمین کو حاضر ناظر جان کر (جیسا کہ شروع میں لکھا ہے) حلفاً اقرار کیا تھا جو درحقیقت خدائے پاک سے معاہدہ تھا اور اِیفائے عہد ایک نہایت ضروری اَمر ہے اور عہد کا توڑنے والا بزرگ تو کیا مسلمان کہلانے کے قابل نہیں رہتا بلکہ علاماتِ منافق میں داخل ہے؛ اذا عاھد غدر۔ اور قیامت میں عہد شکن (جو خدا سے گویا غدر کرنے والے ہیں) اُس سزا کے مستوجب ہوں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے:

لکل غادر لواء عندا سته یوم القیامة

یعنی غادر (عہد شکن) کے چوتڑوں میں قیامت کے روز جھنڈا ہوگا جو اس اَمر کی منادی کے لیے ہوگا کہ یہ عہد شکن (غادر) تھا۔

الغرض مرزا صاحب نے ہرگز اس اپنے معاہدہ حلفی کا پاس نہ کیا اور نہ ہی مسٹر ڈگلس صاحب کی تنبیہ کا ہی کچھ خوف کیا، بے دھڑک اسی پیمانہ پر آپ کی تحریرات شائع ہوتی رہیں اور خلق خدا کو ایذا پہنچاتی رہیں۔

اس تمہیدی گفتگو کے بعد ہم اس پیشگوئی کی طرف آتے ہیں جسے مرزا قادیانی نے مولانا محمد حسن فیضی پر منطبق کرتے ہوئے اس بات کا دعوی کیا ہے کہ اُن کی یہ پیش گوئی سچی ثابت ہوئی اور مولانا فیضی اُن کی پیش گوئی کے مطابق معاذ اللہ لعنت کے حق دار قرار پا کر اس دنیا سے چلے گئے اور اُن کی موت بہت بھیانک ہوئی، وغیرہ وغیرہ۔ اس ضمن میں پہلے مرزا قادیانی کے دعاوی اُن کی کتب سے یہاں نقل کیے جاتے ہیں:

مرزا قادیانی اپنی کتاب حقیقۃ الوحی، ص ۲۲۸ میں لکھتے ہیں:

''نشان ۷۴: ایسا ہی مولوی محمد حسن بھین والا میری پیشگوئی کے مطابق مرا جیسا کہ میں نے مفصل اپنی کتاب مواہب الرحمن میں لکھا ہے۔''

[مزید لکھا]

''نشان ۱۵۳: مولوی محمد حسن بھیں والے نے میری کتاب

اعجاز المسیح کے حاشیہ پر ''لعنت اللہ علی الکاذبین'' لکھ کر اپنے تئیں مباہلہ میں ڈالا چنانچہ اس تحریر پر ایک سال بھی نہیں گزرا تھا کہ مرگیا۔''

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب مواہب الرحمن میں لکھا:

''پھر اس کے بعد ایک اور شخص محمد حسن فیضی نامی میری اِیذا رَسانی کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا اور وہ میرا بدترین دشمن تھا۔ اُس نے مجھے سبّ وشتم کیا اور میری رُسوائی اور ہلاکت کی پوری کوشش کی۔ مجھ پر لعنت ڈالی۔ آخر میرے ربّ نے اُس پر لعنت کی اور جو اُس نے میری ذات کی طرف منسوب کیا وہ سب اُس پر اُلٹا دیا۔ اس کے بعد اُس نے چند روز ہی گزارے تھے کہ موت کا منہ دیکھ لیا۔ نیز میں نے اپنی کتاب اعجاز المسیح میں اللہ سے جو اضطراب کے وقت مضطر کی دعا سنتا ہے اِلہام پا کر تحریر کیا تھا: کہ ''من قام للجواب وتنمر، فسوف یری أنہ تندّم و تدمّر۔'' (یعنی) ''جو شخص سخت غضب ناک ہو کر اس کتاب کا جواب لکھنے کے لیے تیار ہوگا وہ عنقریب دیکھ لے گا کہ وہ نادم ہوا اور حسرت کے ساتھ اُس کا خاتمہ ہوا۔'' پس (محمد حسن) فیضی نے اپنے آپ کو میری اس مذکورہ وحی کا ہدف اور میرے ہر اُس اِلہام کا جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے نشانہ بنا لیا تا آنکہ موت نے اُسے اُس کی قیل وقال سے خاموش کر دیا اور اُسے راہ دکھائی۔'' (مواہب الرحمن، ۱۵۸)

کشتی نوح ص ۵۶ کے حاشیہ میں ہے:

''وہ بدبخت [مولانا محمد حسن فیضی] ہماری پیشین گوئی مندرجہ اعجاز المسیح کے موافق فوت ہو گیا۔'' (روحانی خزائن، جلد ۱۹، ص ۶۰)

مذکورہ حاشیہ اخبار الحکم مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۵ پر بھی موجود ہے۔ مرزا قادیانی نے اسی حاشیہ میں مولانا محمد حسن فیضی کا نام ذکر کرتے ہوئے اُن کو ''محمد حسن مُردہ'' لکھا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا فیضی سے مرزا قادیانی کو کس قدر سخت نفرت تھی اور اوپر مواہب الرحمن کے اقتباس میں مذکور ہوا کہ مرزا قادیانی نے مولانا محمد حسن فیضی کو اپنا بدترین دشمن قرار دیا۔

مرزائی اخبار الحکم کے مدیر شیخ یعقوب علی تراب نے اپنی تحریر مطبوعہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۲ء میں مولانا محمد حسن فیضی کو ''کشتۂ اعجاز المسیح'' لکھا ہے اور مرزا قادیانی کی پیشگوئی کے متعلق لکھا ہے:

''اول یہ کہ اعجاز المسیح کے ٹائٹل پیج کی پیش گوئی ''ومن قام للجواب وتنمر فسوف'' کے موافق مولوی محمد حسن ساکن بھیں کا نامراد اور ناکام رہ کر وفات پا جانا بھی سیف چشتیائی کے ذریعہ ثابت ہوا کیونکہ جب محمد حسن کے نوٹ ملے تو معلوم ہوا کہ اُس نے مقابلہ کے لیے قلم اُٹھایا تھا اور اِرادہ کیا تھا پس اللہ تعالیٰ نے اُس کو نامراد رکھا۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ عظیم الشان نشان ہے جو خدا کے برگزیدہ مسیح موعود کے ہاتھ پر ظاہر ہوا۔ کیونکہ محمد حسن نے جب اعجاز المسیح کے مقابلہ کا ارادہ کیا تو ''انہ تندم وتدمر'' کے موافق خدا تعالیٰ نے اُس کا فیصلہ کر دیا۔'' (الحکم مورخہ ۱۷ ستمبر، ۱۹۰۲ء، صفحہ ۲)

مرزا قادیانی اور اُس کے حواریوں کے منقولہ بالا اقتباسات کے بعد اب ہم ان کی پیش گوئیوں کے عملی ظہور یا تکمیل کے متعلق چند نکات پیش کرنا چاہتے ہیں؛

۱۔ اوّل بات تو یہ کہ مرزا قادیانی کو ماضی کے تجربات سے یہ سبق ملا تھا کہ پیش گوئی کرتے ہوئے شخصیت اور وقت متعین نہیں کرنا بلکہ عمومی اور مبہم الفاظ سے کام چلانا ہے تا کہ کسی بھی وقت یہ دعوی کیا جاسکے کہ فلاں وقت فلاں پیش گوئی کی تھی جو کہ اب اس حادثہ یا واقعہ

کے رُونما ہونے کی بنا پر سچی ثابت ہوئی۔

۲۔ حیرت کی بات ہے کہ مولانا محمد حسن فیضی پر مرزا قادیانی کی پیش گوئی یا بد دعا کا وُرُود کتاب اعجاز المسیح کا رد لکھنے کا صرف ارادہ کرنے یا اعجاز المسیح کے کسی مقام پر ’’لعنت اللہ علی الکاذبین‘‘ لکھنے سے ہی ہو جاتا ہے جبکہ اس کے برعکس مولانا کرم الدین دبیرؔ نے تقریباً دو تین سال مرزا قادیانی کی کتاب نہیں بلکہ مرزا قادیانی کی ذات کو غیر مسلموں کی عدالتوں میں گھسیٹا اور بالآخر مرزا قادیانی کو پانچ سو روپیہ کا جرمانہ ہوا، اور عدم ادائیگی جرمانہ پر چھ ماہ کی قید محض کی سزا کا حکم سنایا گیا تو مرزا قادیانی کی پیشگوئی کا ظہور مولانا کرم الدین دبیرؔ پر کیوں نہ ہوا جبکہ ان مقدمات میں مرزا جی کو زیادہ تکلیف اور زحمت اُٹھانا پڑی۔ مولانا کرم الدین دبیرؔ طویل عمر گزار کر ۱۹۴۶ء میں واصل بحق ہوئے اور اس دوران وہ اُمت مرزائیہ کی تردید (تحریری وتقریری) میں مشغول رہے اور مرزا قادیانی کے ساتھ ہونے والے مقدمات کی مکمل عدالتی کارروائی کو بھی کتابی صورت میں ترتیب دے کر ’’تازیانۂ عبرت‘‘ کے نام سے چھاپ گئے لیکن مرزا قادیانی کا خدا مولانا کرم الدین دبیرؔ کے معاملہ میں مرزا جی کی پیشین گوئی کو مکمل کرنے میں مکمل طور پر بے بس رہا۔

۳۔ فاتح قادیانیت، محافظ عقیدۂ ختم نبوت، مجدد دین و ملت، تاجدار گولڑہ پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی کی کتاب اعجاز المسیح کا اِجمالی رد اپنی کتاب ’’سیف چشتیائی‘‘ میں کیا، وہ کتاب شائع بھی ہوئی اور مرزا قادیانی نے اُس کتاب کے متعلق مولانا کرم الدین دبیرؔ پر ایک مقدمہ بھی کیا جس میں مولانا کرم الدین دبیرؔ بری ہوئے اور مقدمہ خارج ہوگیا۔ پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی اس کتاب کی اشاعت کے بعد ایک مدت تک حیات رہے اور مرزائیت کی تردید میں مگن رہے لیکن مرزا قادیانی کی پیشگوئی کا ظہور پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی اور مولانا کرم الدین دبیرؔ پر کیوں نہ ہوا؟

۴۔ یہاں ایک اور بات قابل توجہ اور باعث اِستعجاب ہے وہ یہ کہ مرزا قادیانی نے ایک مقدمہ میں اپنا بیان ریکارڈ کرواتے ہوئے مولانا محمد حسن فیضی کی نسبت پیش گوئی کرنے سے ہی صاف انکار کیا ہے۔ تو جب مرزا جی نے پیش گوئی ہی نہیں کی تو پھر اُس کے ظہور بارے مرزا قادیانی اور اُس کے حواری اپنی کتابوں یا اخباروں میں متعدد دعاوی شائع کرنے میں جھوٹے ثابت ہوئے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کا جو حلفی بیان بحیثیت گواہ صفائی بمقدمہ حکیم فضل دین بنام مولوی کرم الدین بعدالت لالہ چندلال صاحب مجسٹریٹ میں ہوا، اُس کو یہاں درج کیا جاتا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

> مرزا قادیانی: ’’الہام ’انی مھین من اراد اھانتک‘‘ کئی سال پہلے مجھ کو ہوا تھا یعنی مقدمات سے کئی سال پہلے۔ یہ پیشگوئی: ’’من قام للجواب وتنمر فسوف یری انہ تندم وتدمر‘‘ فیضی کی نسبت نہیں ہے۔‘‘

(کاشف اَسرارِ نہانی روئیدادِ مقدمات قادیانی مشمولہ ردِّ قادیانیت اور سنّی صحافت، جلد ا، ص ۳۴۰)

اسی مقدمہ میں دورانِ جرح مرزا قادیانی سے سوال ہوا کہ یہ دونوں اِلہام آپ کے سچے ہوئے کہ نہیں بہ متعلق مولوی محمد حسن اور پیر مہر علی شاہ؟ تو مرزا قادیانی نے جواب دیا:

> ’’پہلے میں نے قبل سراج الاخبار شائع ہونے کے خیال کیا تھا کہ یہ دونوں اِلہام سچے ہو گئے ہیں مگر سراج الاخبار کے شائع ہونے کے بعد میں نے یقین کرلیا کہ یہ میری رائے غلط نکلی۔ کیونکہ پیشگوئیوں کا مصداق قائم کرنا اکثر

رائے سے ہوا کرتا ہے۔ یہ بات صرف رائے کے متعلق ہے نفس پیشگوئیوں کو اس سے کچھ تعلق نہیں۔"
(کاشف اَسرارِ نہانی روئیدادِ مقدمات قادیانی مشمولہ ردِّ قادیانیت اور سنی صحافت، جلد ا، ص ۴۳۱)

پس مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی نے مولانا محمد حسن فیضی کے متعلق کوئی پیش گوئی نہ کی تھی اور جب پیش گوئی کی ہی نہ تھی تو اُس کے پورا ہونے یا سچ ثابت ہونے کا دعوی بے بنیاد ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی یا اُن کے حواریوں نے اپنی کتب میں مولانا فیضی کی موت بارے جو کچھ لکھا ہے وہ سب من گھڑت اور جھوٹ پر مبنی ہے۔

حواشی:

حاشیہ نمبر ا:

مرزا قادیانی کی عمر و سال پیدائش بارے روایات کا تنقیدی جائزہ:- مرزا غلام احمد قادیانی ضلع گورداس پور کے قصبہ قادیان کے ایک مغل خاندان میں پیدا ہوئے۔ مرزا نے مجدد، مہدی، مسیح موعود اور نبوت و رسالت کے مدعی ہوئے اور دعوی کیا کہ اُن پر وحی نازل ہوتی ہے۔ مرزا غلام قادیانی نے اپنی زندگی میں اپنے مخالفین سمیت خود اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال کے متعلق مختلف وقتوں میں پیش گوئیوں یا اِلہامی خبریں شائع کیں لیکن جب وقت مقررہ پر وہ پیش گوئیاں ظہور پذیر نہ ہوتیں تو مرزا قادیانی اور اُن کے پیروکار تاویلات کا جال بُن دیتے اور مختلف حیلوں سے اُسے درست ثابت کرنے کی کوشش کرتے۔ مرزا قادیانی کی عمر اور سال پیدائش کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی عمر بارے ایک اِلہامی پیش گوئی شائع کی کہ اُن کی عمر اسّی سال یا چار پانچ سال کم یا زیادہ ہوگی لیکن مرزا صاحب ۶۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے تو مرزائی حضرات نے مرزا قادیانی کی پیش گوئی درست ثابت کرنے کے لیے اُن کا سال پیدائش چار پانچ سال قبل کا ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ پیش نظر مضمون میں مرزا قادیانی کے سال پیدائش بارے ایسی ہی روایات کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مرزا قادیانی کی عمر کے متعلق الہامات کو درست ثابت کرنے کے لیے مرزائی مورخین و مصنفین نے متعدد حیلوں سے مرزا کے سال پیدائش کو بدلنے کی کوشش کی۔ سب سے اوّل مولوی محمد علی نے رسالہ ریویو آف ریلجنز (دسمبر ۱۹۰۸ء) کے شمارہ میں مرزا قادیانی کا سال پیدائش ۱۸۳۶ء/۱۸۳۷ء تحریر کیا تا کہ "قمری اعتبار" سے مرزا کی عمر ۷۴ سال ہو جائے۔ اس کے بعد مفتی محمد صادق مرزائی نے اپنی کتاب "ذکر حبیب" میں مرزا کی ولادت پنجابی مہینہ پھاگن تحریر کی جس کے بعد مرزا بشیر احمد نے سیرۃ المہدی (حصہ سوم، ص ۳۰۲) میں پہلے مرزا کا سال پیدائش ۱۸۳۲ء لکھا اور بعد میں ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء مطابق یکم پھاگن ۱۸۹۱ء بکرمی بروز جمعہ متعین کیا۔ مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش بارے اس تحقیق کو مرزائیوں کے دونوں گروہوں (یعنی لاہوری و قادیانی پارٹی) نے من و عن قبول کرتے ہوئے اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔ مرزا بشیر احمد نے اس تعیین کے جو دلائل بیان کیے ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱۔ مرزا قادیانی نے تحفہ گولڑویہ (باراول، صفحہ ۱۱۰ حاشیہ) میں لکھا ہے: "میری پیدائش جمعہ کے دن چاند کی چودھویں تاریخ کو ہوئی تھی۔"

۲۔ ایک زبانی روایت کے ذریعہ جو مجھے (یعنی مرزا بشیر احمد) مفتی محمد صادق کے واسطہ سے پہنچی ہے اور جو مفتی صاحب موصوف نے اپنے پاس لکھ کر محفوظ کی ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ ہندی مہینوں کے لحاظ سے میری پیدائش پھاگن کے مہینہ میں ہوئی تھی۔

۳۔ مرزا قادیانی نے اپنی پیدائش کے متعلق لکھا ہے: "حضرت آدم سے لے کر ہزار ششم میں سے ابھی گیارہ سال باقی رہتے تھے کہ میری ولادت ہوئی۔" اور اسی جگہ لکھتے ہیں: "خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ابجد کے حساب کے مطابق سورۃ والعصر کے اعداد سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نکلتا ہے جو شمار کے لحاظ سے ۴۷۳۹ سال بنتا ہے۔" (دیکھو تحفہ گولڑویہ، ص ۹۳، ۹۴، ۹۵) یہ زمانہ اُصولاً ہجرت تک شمار ہونا چاہیے کیوں کہ ہجرت سے نئے دَور کا آغاز ہوتا ہے۔ اب اگر یہ حساب نکالا جائے تو اس کی رُو سے بھی آپ کی پیدائش کا سال ۱۲۵۰ھ بنتا ہے کیوں کہ ۶۰۰۰ میں سے ۱۱ نکالنے سے ۵۹۸۹ رہتے ہیں اور ۵۹۸۹ میں سے ۴۷۳۹ منہا کرنے سے ۱۲۵۰ بنتے ہیں۔

(الفضل، قادیان مورخہ ۱۱۱گست ۱۹۳۶ء)
قارئین کرام! غور کا مقام ہے کہ مرزائی حضرات کو مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش کے معاملہ میں اس قدر پریشانی آخر کیوں لاحق ہے کہ وہ دُور از قیاس تاویلات اور من گھڑت و باطل رِوایات کا سہارا لے رہے ہیں۔ پیش کردہ وجوہ/ دلائل میں سے مفتی محمد صادق مرزائی کی زبانی رِوایت تو سراسر من گھڑت ہے کیوں کہ یہ مرزا قادیانی کی موت کے تقریباً ایک عشرہ بعد پیش کی گئی ہے جب کہ مفتی محمد صادق مرزا قادیانی کی سفر وحضر کی تمام باتوں کو اخبار البدر میں ''ڈائری'' کے عنوان سے شائع کرتے رہے ہیں تو اگر مرزا قادیانی نے اپنی پیدائش کے متعلق اُن کو ایسی کوئی بات کہی تھی تو دیگر باتوں کی طرح مرزا جی کی زندگی میں اِس کی اشاعت میں کیا اَمر مانع رہا۔ نیز علم اَبجد کے طویل حساب کتاب اور اُس کے لیے من پسند مفروضات اُس وقت لائق توجہ ہوتے جب مرزا قادیانی سے اُس کا سالِ پیدائش یا عمر کا تعین واضح اَلفاظ میں منقول نہ ہوتا۔
مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش کے متعلق مرزائیوں کی پریشانی کا اصل سبب مرزا قادیانی کے وہ اِلہام ہیں جن میں مرزا قادیانی نے اپنی عمر اسّی سال یا اس کے قریب ہونے کی واضح پیشین گوئی کی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی اپنی بیان کردہ عمر سے پہلے ہی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہو گئے تو مرزائیوں نے مرزا قادیانی کے اِلہام کو سچا ثابت کرنے کے لیے کوشش کی کہ مرزا جی کا سال پیدائش چار پانچ سال پہلے ثابت کر دیا جائے جس میں مرزائیوں کو بُری طرح ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اب ہم یہاں وہ اِلہام نقل کرتے ہیں جو کہ مرزا قادیانی نے اپنی موعودہ عمر کے متعلق اپنی کتب میں تحریر کیے۔ ملاحظہ فرمائیں:
۱۔ ''ثمانین حولا اوقریبا من ذلک اوتزید علیہ سنینا وتری نسلا بعیدا'' یعنی تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تُو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دُور کی نسل کو دیکھ لے گا اور یہ اِلہام قریباً پینتیس برس سے ہو چکا ہے اور لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ مشمولہ روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۶۶)
۲۔ واراد وا موتنا واشاعوا فیہ خبرا، فبشر نا ربنا بثمانین سنۃ من العمر او ھو اکثر عددا۔ اور اُنھوں نے ہماری موت کی خواہش کی اور اس کے بارے میں پیش گوئی بھی شائع کر دی لیکن ہمارے ربّ نے اسّی سال یا اُس سے بھی کچھ زیادہ عمر پانے کی ہمیں بشارت دی۔'' (مواہب الرحمن (اردو) ص ۲۶)
۳۔ ''اسّی یا پانچ چار برس زیادہ یا پانچ چار کم۔'' (حقیقۃ الوحی، جلد ۲۲، ص ۱۰۰)
براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۹۰۸ء میں شائع ہوا، اس میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:
۴۔ ''اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے اور تیس برس کی مدت گزر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسّی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔'' (براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص ۱۳۴/۷ انگلش)
مرزا قادیانی کے دیگر اِلہامات کی طرح منقولہ بالا اِلہام بھی بہت عجیب ہیں۔ حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ مرزا قادیانی کی طرح اُن کا خدا بھی تذبذب کا شکار رہتا ہے اور کوئی بھی بات مکمل وثوق سے نہیں کر پاتا چنانچہ اس کا نمونہ منقولہ بالا الہامات متعلقہ عمر مرزا قادیانی میں ہی موجود ہے۔ منقولہ بالا اِلہامات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مرزا قادیانی کا خدا خود اس بارے تذبذب کا شکار ہے کہ اُس نے مرزا قادیانی کو کتنی عمر سے نوازنا ہے چنانچہ الہام ہوتا ہے کہ ''اسّی سال یا چار پانچ سال کم یا زیادہ''، یعنی ابھی اس اَمر کا فیصلہ مرزا جی کے خدا نے نہیں کیا کہ مرزا جی کی عمر ۷۵ سال ہوگی، یا اسّی سال یا پچاسی سال۔ بہر حال ان اِلہامات سے مرزا قادیانی کی موعودہ عمر کی حدود ۷۵ / ۷۶ سال سے ۸۴ / ۸۵ سال تک بنتی ہے لیکن مرزا قادیانی اپنی بیان کردہ عمر سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔
اب ہم وہ حوالہ جات پیش کرتے ہیں جن میں مرزا قادیانی نے خود یا اُن کے خاص حواریوں نے مرزا جی کا سال پیدائش ۱۸۳۹ / ۱۸۴۰ء بیان کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:
مرزا قادیانی نے لکھا ہے:
۱۔ ''اب میری ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس یا سترھویں برس میں تھا اور ابھی رِیش و برودت کا آغاز نہیں تھا۔''
(کتاب البریۃ، ص ۱۴۶ حاشیہ،/ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جون ۱۹۰۸ء ص ۲۲۰ / اخبار بدر مورخہ ۸ ۱۲ گست ۱۹۰۴ء ص ۵،/ الحکم مورخہ ۲۱ / ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ص ۴)
۲۔ ''مولوی فضل دین مدرس قادیان مرتب نے رسالہ ''حل

چیستانِ مرزا“ میں اپنے مضمون ”کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر مرقع امرتسر“میں مرزا صاحب کی ولادت ۱۲۵۵ہجری مطابق ۱۸۳۹ء ذکر کرتے ہیں۔“(الحکم، قادیان مورخہ ۶ جنوری ۱۹۰۸ءص ۶)

۳۔”آپ ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں بہ مقام قادیان پیدا ہوئے۔“ (اخبار بدر، قادیان مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء، ص ۲)

۴۔ایک ہندو مہندر لال نے رسالہ ”سرستی“ میں مضمون لکھا جس کا اُردو ترجمہ مرزائی اخبار بدر نے شائع کیا اس میں بھی مرزا صاحب کا سالِ جنم ۱۸۳۹ء ہی لکھا ہے۔(اخبار بدر، قادیان مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۶ء، ص ۵)

۵۔مرزا خدا بخش قادیانی نے اپنی کتاب عسل مصفی مطبوعہ اپریل ۱۹۰۱ء میں مرزا قادیانی کے سالِ پیدائش بارے لکھا ہے:”آپ کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی تھی۔“ (عسل مصفی، ص ۵۷۵)

۶۔مرزا صاحب کی ولادت ۱۸۳۹ء مطابق ۱۲۵۵ھ میں ہوئی ہے۔(الحکم مورخہ ۶ جنوری ۱۹۰۸ء، ص ۶)

۷۔حکیم نورالدین بھیروی خلیفہ مرزا قادیانی اپنی کتاب ”نورالدین“ میں مرزا قادیانی کا سال پیدائش ۱۸۳۹ء لکھا ہے۔(نورالدین، ص ۲۵۱)

۸۔مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ اُن کے والد مرزا غلام مرتضیٰ کے وصال کے وقت اُن کی عمر ۳۴ / ۳۵ سال تھی۔حوالہ پیش خدمت ہے:”میری عمر چونتیس یا پینتیس برس کی ہو گی جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا۔“(کتاب البریہ، ص ۱۹۲)

مرزا قادیانی کے والد مرزا غلام مرتضیٰ کی وفات ۱۸۷۶ء میں ہوئی۔(تاریخ احمدیت، ج ۱، ص ۴۱)

اس حساب سے بھی مرزا کا سال پیدائش ۱۸۳۹ / ۱۸۴۰ء ہی ثابت ہوتا ہے۔

۹۔ ۱۹۰۱ء میں مرزا گورداس پور کی عدالت میں بہ طور گواہ پیش ہوئے اور اپنے حلفیہ بیان میں اپنی عمر ساٹھ سال بیان کی، حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

”اللہ تعالیٰ حاضر ہے میں سچ کہوں گا میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہے۔“(الحکم، قادیان مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۱ء)

۸۔ ۶ جولائی ۱۹۰۴ء کو مرزا قادیانی نے مولانا کرم الدین دبیر اور مولانا فقیر محمد جہلمی کے خلاف عدالت میں ایک بیان دیتے ہوئے اپنی عمر ۶۵ سال بیان کی۔(ردّ قادیانیت اور سُنّی صحافت، جلد اول، ص ۵۲۷)

۱۰۔مولوی محمد علی مرزائی (بانی لاہوری گروپ) نے اپنی کتاب ”The Ahmadiyya Movement“(صفحہ نمبر ۱) میں مرزا قادیانی کا سال پیدائش ۱۸۳۹ء لکھا ہے۔(یہ کتاب ۱۹۱۸ء میں لاہور سے شائع ہوئی)

۱۱۔مرزائیوں کے انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت بابت جون ۱۹۰۶ء کے ص ۲۲۹ پر مرزا قادیانی کی سال پیدائش ۱۸۳۹ء تحریر کی گئی ہے۔

۱۲۔ ۱۹۰۵ء میں مرزا قادیانی سے اُن کی عمر کے بارے سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا:”۶۵ یا ۶۶ سال“(ملفوظات، جلد ۳، ص ۵۳۸)

۱۳۔مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے رسالہ ”چیستانِ مرزا“ میں مرزا قادیانی کی اِلہامی عمر میں تطبیق کے لیے مرزا قادیانی کی ایک کتاب اعجاز احمدی کا حوالہ دیا ہے چناں چہ لکھتے ہیں:

”مرزا قادیانی کی رُوح اور مرزائی دوستوں کو خوش کرنے کے لیے مرزا قادیانی......اُن کی ایک اور تحریر سے آپ کی اِلہامی عمر ٹھیک کیے دیتے ہیں۔آپ کتاب ”اعجاز احمدی“ میں لکھتے ہیں: ”اس کی (آتھم کی) عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے“(اعجاز احمدی، ص ۳، خزائن ج ۱۹، ص ۱۰۹)

آتھم ۱۸۹۶ء میں فوت ہوئے تھے چناں چہ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں:”مسٹر عبداللہ آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بہ مقام فیروز پور فوت ہو گئے ہیں۔“(انجام آتھم، ص ۱، خزائن، ج ۱۱، ص ۱)

ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی عمر ۱۸۹۶ء میں ۶۴ سال تھی اور انتقال آپ کا ۱۹۰۸ء میں ہوا۔ ۹۶ سے ۱۹۰۰ تک چار سال اور ۱۹۰۰ سے ۱۹۰۸ تک ۸ سال کل ۱۲ سال، ۱۲ کو ۶۴ میں ملانے سے ۷۶ سال ہوئے......الحمدللہ! مرزا قادیانی اس الہام کے مطابق اسّی سال سے کچھ کم عمر پا کر دارِ فانی سے دارِ بقا کو تشریف لے گئے۔“ (چیستان مرزا مشمولہ احتساب قادیانیت، ج ۸، ص ۳۵۴)

مولوی ثناء اللہ امرتسری کی یہ تطبیق مرزائیوں کے ہاں قبول نہیں۔اس ضمن میں ہم اخبار البدر ۱۸ اگست ۱۹۰۴ء سے ایک اِقتباس نقل کرتے ہیں جس کا پس منظر یہ ہے کہ مولوی محبوب عالم مدیر پیسہ اخبار (لاہور) نے مرزا قادیانی کی عمر بارے اعتراض کیا کہ

''مرزا صاحب نے اپنی عمر ۶۵ سال (یعنی ۱۹۰۴ء میں) کی لکھائی ہے حالاں کہ آپ اپنی کتاب اعجاز احمدی، صفحہ ۳ سطر پندرہ میں لکھتے ہیں کہ عبداللہ آتھم سے مباحثہ اور پیش گوئی کے وقت آپ کی عمر ۶۴ سال کی تھی۔ وہ مباحثہ ۱۸۹۳ء میں ہوا...... باوجود گزرنے دس سال کے صرف آپ کے سن میں ایک سال کی ترقی ہوئی۔'' یہاں تک مولوی محبوب عالم کی عبارت نقل کرنے کے بعد مدیر البدر مرزا قادیانی کی کتاب اعجاز احمدی کی عبارت نقل کرتے ہیں: ''اُس کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے۔ اگر شک ہو تو اُس کی پنشن کے کاغذات دفتر سرکاری میں دیکھ لو کہ کب اور کس عمر میں اُس نے پنشن پائی۔''

مرزا قادیانی کی مذکورہ عبارت پر رِیویو لکھتے ہوئے مدیر اخبار البدر نے کتاب البریہ سے مرزا قادیانی کا سال پیدائش ۱۸۳۹ء/ ۱۸۴۰ء نقل کیا اور اعجاز احمدی کی منقولہ عبارت پر درج ذیل رِیویو لکھا:

''اس عبارت سے یہ اَمر صاف عیاں ہے کہ حضرۃ مرزا صاحب نے کتاب اعجاز احمدی کی تصنیف کے وقت جو آپ کی عمر تھی اُس کا مقابلہ عبداللہ آتھم کی عمر سے کیا ہے۔ اعجاز احمدی ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے............تو ۱۹۰۲ء میں آپ کی عمر عبداللہ آتھم کے برابر ہونا کوئی خلاف واقعہ اَمر نہیں ہے۔'' (البدر، ۸ اگست، ۱۹۰۴ء)

مرزا قادیانی کی عمر ۱۹۰۲ء میں ۶۴ سال تھی تو بوقت وفات ۱۹۰۸ء میں تقریباً ۶۸/ ۶۹ سال بنتی ہے۔

مرزا قادیانی کی موت پر ہندوستان کے متعدد اخباروں نے پریس نوٹ شائع کیے۔ ان نوٹس کو مولوی محمد علی مرزائی نے ریویو آف ریلیجنز کے شمارہ دسمبر ۱۹۰۸ء میں شائع کیا۔ چناں چہ مرزا کے معاصر اخباروں نے بھی مرزا کی موت بہ عمر ۶۹ سال تحریر کی ہے اور مرزا کا سالِ ولادت ۱۸۳۹ء/ ۱۸۴۰ء ہی لکھا ہے۔ اس ضمن میں چند حوالے پیش ہیں:

☆**سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور:** ''مرزا غلام احمد خان آف قادیان (گورداس پور) جمعرات کے روز لاہور میں ۶۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔''

☆**دی علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ:** ''مرنے والا شخص ایک معروف مصنف اور مرزائی فرقہ کا بانی تھا جو ۱۸۳۹ یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا۔''

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کا سال پیدائش ۱۸۳۹ / ۱۸۴۰ء ہے اور یوں مرزا قادیانی کی کل عمر تقریباً ۶۹ سال ہوئی اور وہ اپنی اِلہامی عمر یعنی ۷۴، ۸۰ یا ۸۴ سال سے پہلے ہی فوت ہو کر اپنے اِلہام کو جھوٹا ثابت کر گئے۔

حاشیہ نمبر ۲:

طاعون سے مرزائیوں کی ہلاکت: مرزا قادیانی کے خاص مرید جو کہ مولوی بدرالدین سکنہ موضع قادر آباد کے نام سے جانے جاتے تھے اور اس بات کے دِلی طور پر مؤید و مبلغ تھے کہ مرزا قادیانی کے مرید طاعون سے نہیں مریں گے۔ پیسہ اخبار کی خبر کے مطابق (جسے سراج الاخبار نے بھی نقل کیا) مولوی صاحب خود، اُن کے والد، والدہ، ہمشیرہ اور زوجہ طاعون کے سبب ہلاک ہوئے۔ آٹھ دنوں میں مولوی موصوف کے خاندان میں سے بارہ لوگ طاعون کا شکار ہوئے۔ (سراج الاخبار، ۱۴ اپریل ۱۹۰۴ء)

مولوی شیر محمد ساکن ہنجرا تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور جو مرزا قادیانی کے راسخ الاعتقاد مرید اور مرزا جی کی نبوت کے قائل اور پرچارک تھے- طاعون سے ہلاک ہوئے۔ (سراج الاخبار، ۴ اپریل ۱۹۰۴ء)

مولوی بُرہان الدین جہلمی جو کہ جہلم شہر میں مرزا قادیانی کا سب سے بڑا مبلغ و مرید تھا، وہ بھی طاعون کے سبب ہلاک ہوا۔ (سراج الاخبار ۲۲ جنوری ۱۹۰۶ء، ص ۴)

مرزا قادیانی کا ایک پکا مرید مولا بخش ولد حافظ غلام رسول عین عالم جوانی میں طاعون کے عارضہ کے سبب ہلاک ہو گیا۔ (سراج الاخبار، ۳۰ مئی ۱۹۰۴ء)

سراج الاخبار، ۱۸ اپریل ۱۹۰۴ء کی ایک رپورٹ کے مطابق قادیان میں طاعون کے سبب ہلاکتوں کی تعداد آٹھ یومیہ تھی اور ایک ہفتہ کے بعد یہ تعداد ۲۰ سے ۲۵ اَموات یومیہ تک پہنچ گئی۔ مرزا قادیانی نے جب یہ صورتِ حال دیکھی تو فوراً تاویل کی کہ اُن کے اِلہام ''انی احافظ من فی الدار'' سے مراد سارا قادیان نہیں بلکہ مرزا قادیانی کے گھر کی چاردیواری کے اندر رہنے والے مراد ہیں لیکن مرزا جی کی اِس تاویل کا بھرم اُس وقت

بقیہ مضمون صفحہ 40 پر دیکھیں

مولانا مبارک حسین مصباحی

ماہ نامہ مجلہ الخاتم ﷺ انٹرنیشنل کچھ اپنے تاثرات

آخری قسط

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلمدان گیا اف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصب آخر بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا جان و دل، ہوش وخرد سب تو مدینہ پہنچے تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری پر تبصرہ کرنا مجھ ہیچ مداں کی دسترس سے بہت بلند ہے، بس اتنا سمجھ لیجیے کہ آپ دبستانِ نعت کے امام ہیں، آپ کی نعتیں اردو، فارسی اور عربی میں ہیں، تینوں زبانوں میں آپ کے مستقل دیوان ہیں اور مقبول عام وخاص ہیں۔ جناب ضیا رسول نے "ہجو لعنۃ بر قادیانی آنجہانی" لکھ کر اپنے فن کا مظاہرہ فرمایا ہے، دو ایک شعر ملاحظہ فرمائیے۔ زینت تھی یہ اور یلاش کا بستر حیض جاری تھا دست جاری ہے ہر بیماری سی ہر بیماری ہے مقعد کی راہ سے ابل پڑا ہے لہو یلاش نے ایسی اُسے لت ماری ہے ہر بیماری سی ہر بیماری ہے بہر کیف ہجو گوئی بھی ایک فن ہے، جناب ضیا رسول نے بھی بڑی حد تک اپنے فن کا کامیاب مظاہرہ کیا ہے۔ص:۵۰ پر آپ یعنی شیخ طریقت حضرت سید صابر حسین شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ کی انتہائی معلومات افزا تحریر پر تنویر ہے، عنوان ہے "ختم نبوت کے تحفظ میں امام احمد رضا کا نمایاں کردار" ظاہر سی بات ہے کہ خانوادہ رضویہ بریلی شریف کے اساطین علم اور کاملانِ طریقت نے اپنے اپنے عہد میں ناموسِ رسالت مآب ﷺ کے لیے مسلسل کاوشیں فرمائی ہیں۔ مقامِ افسوس یہ ہے کہ قادیانیت کی رسول دشمنی سے قبل دیوبندی مکتب فکر کے مولویوں نے بھی بارگاہِ رسول ﷺ میں ختم نبوت کے موضوع پر خوب ہرزہ سرائی کی ہے۔ مولانا احسن نانوتوی (م:۱۳۱۲ھ/ ۱۸۹۴ء) نے جب حدیث اثر بن عباس کی بنا پر اپنے اس باطل عقیدے کا اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ بھی ہر طبقۂ زمین میں ایک ایک خاتم النبیین موجود ہے"۔ اس وقت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے والد گرامی رئیس المتکلمین حضرت علامہ نقی علی خاں رحمتہ اللہ علیہ (م:۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء) نے سخت گرفت فرمائی اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو گمراہ اور خارج از اہلِ سنت قرار دیا۔ آپ کے فتوے کی تائید میں بریلی شریف، بدایوں شریف اور رام پور وغیرہ کے علما اور مفتیانِ کرام نے اپنے فتاوے جاری فرمائے۔ آپ نے اپنے اس مضمون میں تحریر فرمایا ہے: "۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "جزاء اللہ عدوہ باباء ختم النبوۃ" لکھ کر ختم نبوت کے مطلب ایمانی ایک سو بیس اور منکرین ختم نبوت تیس نصوص کے تازیانے برسائے، اس پر عرب وعجم کے علمائے کرام نے تصدیقات بھی فرمائیں۔ ۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء میں آپ نے "السوء العقاب علی مسیح الکذاب" لکھ کر دس وجوہ سے قادیانی آنجہانی کا کفر ظاہر و باہر کر کے فرمایا کہ یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔ اس کے ضمن میں مدیر محترم

اپنے خاص لب و لہجے میں ایک خوش خبری رقم فرماتے ہیں: "اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب کی تسہیل وتخریج واضافہ کے ساتھ بنام کتاب "قادیانی کذاب" مؤلف مفتی سید مبشر رضا قادری چھپ چکی ہے۔" واقعہ یہ ہے کہ اس خوش خبری کو پڑھ کر طبیعت فرط مسرت سے تڑپ اٹھی کہ بلاشبہہ حضرت علامہ مفتی سید مبشر رضا قادری تحفظِ ختم نبوت کے چھپے ہوئے بڑے رستم ہیں، کسی موضوع پر مستقل کتاب لکھنا بھی ایک اہم کام ہے، مگر مجدد ومفکر امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم محقق کی کتاب کی تسہیل، تخریج واراس پر اضافہ کرنا یقیناً انتہائی اہم علمی اور تحقیقی کارنامہ ہے، جب تک کسی تحریک کے قائد میں یہ شوقِ فراواں نہ ہو تو کام پورے طور پر مکمل نہیں ہوتا۔ صاحبِ مضمون حضرت سید صابر حسین شاہ بخاری قادری دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے موضوع پر دیگر اہم شواہد بھی جمع فرمائے ہیں۔ اسلوب اتنا پیارااور دل کش ہے کہ کسی بھی پیراگراف کی ابتدائی چند سطریں پڑھ کر ہی قاری قلم کار کے مدعا تک پہنچ جاتا ہے۔ آپ نے اپنے نقطۂ نظر کی تائید میں اپنے عہد میں ناموسِ رسالت کے سب سے بڑے محافظ امیر کاروانِ نعت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے چند اشعار بھی نقل فرمائے ہیں: آتے رہے انبیا کما قیل لھم الخاتم حقکم کہ خاتم ہوئے تمیعنی جو ہوا دفترِ تنزیل تمام آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم تمھیں سے فتح فرمائی، تمھیں پر ختم فرمائیرسل کی ابتدا تم ہو نبی کی انتہا تم ہو تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی، نہیں ممکننبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیا تم ہو اس کے بعد "تاریخ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت ﷺ" کے اہم نام سے قسط وار ایک انتہائی اہم کتاب شروع ہوتی ہے۔ اس کے مؤلف ہیں مقصود احمد اصلاحی (سلطانی) ایم۔اے۔ پنجاب یونیورسٹی، تحصیل جنرل سکریٹری حضرت سلطان باھو ٹرسٹ، پاکستان۔ کتاب اپنے زبان و بیان کی شائستگی اور مواد و استدلال کی فراوانی سے لبریز ہے اگرچہ ہمارے سامنے ابھی صرف قسط اول ہے مگر دیگ پکی ہے یا کچی چند دانے دیکھنے سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے، یہ الگ بات ہے کہ اس گراں قدر کتاب پر کچھ لکھنے کی ہمیں حضرت مؤلف دام ظلہ العالی نے اجازت مرحمت نہیں فرمائی ہے مگر ایک قاری اور ماہنامے کے ذمہ داران نے حکم دیا ہے اس لیے چند سطریں لکھنے کا تو جواز مل ہی جاتا ہے۔ حضرت سلطان العارفین سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی روحانی شخصیت سے ہم عرصہ دراز سے آشنا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات سے ہمیں مسلسل فیضیاب فرمائے۔ آمین۔ ہم نے قسط اول کا مطالعہ کر کے اندازہ کیا کہ قلم کار زبان و ادب کے ساتھ روحانی بالیدگی سے بھی بڑی حد تک سرشار ہیں۔ تحفظ ناموسِ رسالت مآب ﷺ کے دردمند اور سچے محافظ ہیں۔ آپ عصری قوانین سے روحانی تحفظات پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ ان کی نظر عالمی مسائل پر ہے ناموسِ رسالت پر دنیا میں کہاں کہاں حملے ہو رہے ہیں اور حملہ آور کون کون شاطر ہیں، مسئلہ صرف ایک بدباطن غلام احمد قادیانی کا نہیں بلکہ ان کی نظر بے ہودہ دشمن قرآن سلمان رشدی جہنم رسید پر بھی ہے اور ۱۹۳۵ء میں (Story Of Mumammad) کے عنوان سے گستاخانہ انداز سے ایک انگریز ملعونہ مصنفہ نے کتاب لکھی۔ مارٹن کردنے (Muhammad) کے عنوان سے ایک دل آزار کتاب لکھی۔ مول شنکر ایک ہندو نے کتاب "ستیارتھ پرکاش" ۱۸۷۴ء میں لکھی اور امہات المومنین پر گستاخانہ قلم اٹھایا۔ اور عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کے دلوں پر ناپاک

حملے کیے۔(Life of Muhammad) کے عنوان سے انگریز مصنف سر ولیم میور گستاخ رسول نے بدترین کتاب لکھی۔جب جھوٹے نبیوں نے نبوت کے جھوٹے دعوے کرنا شروع کیے وغیرہ وغیرہ۔اور ان جیسی دیگر کتابیں لکھنے کا بنیادی پس منظر ہے یقیناً جب عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ ان امور اور معاملات کو دیکھتے اور سنتے ہیں تو ان کے فکر وقلم میں حرکت پیدا ہوتی ہے پاکستان اور دیگر ممالک میں اہلِ دل آگے بڑھتے ہیں اور شاتمانِ رسول ﷺ اور گستاخانِ اسلام کو قتل و غارت گری کی منزلوں سے گزار دیتے ہیں۔مصنف اپنی کتاب کی پہلی قسط کے آخر میں ایک نوٹ لگاتے ہیں۔نوٹ: صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید تمام غلطیوں سے پاک ہے اگر اس کتاب میں نادانستہ کوئی غلطی رہ گئی ہو تو مہربانی فرما کر مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں غلطی شائع نہ ہوسکے۔حضور میری تو ساری بہار آپ سے ہے میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے صفحہ چودہ پر ڈاکٹر فیصل گلیاوی کی تحریر ہے عنوان ہے"لبادۂ احباب میں اغیار" آپ نے پانچ صفحات سے کچھ زائد پر معلومات افزا مضمون سپردقلم کیا ہے۔ایک اچھے قلم کار کی حیثیت سے آپ نے اس کافر ومرتد کے کفریات پر روشنی ڈالی ہے۔زبان و بیان صاف اور واضح ہے حق یہ ہے کہ آپ نے اپنے موضوع کا بڑی حد تک حق ادا کر دیا ہے، آپ نے ابتدائی ضروری باتوں کے بعد مدعی نبوت کافر ومرتد غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کے کفریات حوالوں کے ساتھ نقل فرمائے ہیں۔ان کے بعد آپ لکھتے ہیں:"قادیانی کون؟ جس کا عقیدہ ہو کہ مرزا اللہ کا نبی اور رسول ہے، نبی قادیانی کی شکل میں آئے ہیں، مرزا کا قول قولِ فیصل ہے۔قرآن قادیان کے قریب نازل کیا گیا، کلمہ میں جہاں محمد اس سے محمد عجمی (مرزا قادیانی) مراد ہے۔مرزا قادیانی رحمۃ للعالمین ہیں۔مرزا کی بیٹی سارے نبیوں کی بیٹی ہے، مرزا کی اولاد شعائر اللہ ہے، مرزا کی بیوی ام المومنین ہے، مرزا کے گھر والے اہلِ بیت ہیں، مرزا کی باتیں احادیث ہیں، مرزا کے جانشین خلفائے راشدین ہیں۔ الخ ص:۱۷۔اس کے بعد آپ نے "علمائے اہلِ سنت نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا ہے۔" کے عنوان سے چند اکابر ومشائخ کا ذکر اور ان کے فتاویٰ اور ارشادات کو نقل فرمایا ہے۔ان میں چند یہ بزرگ ہیں:(۱)- مجددِ دین وملت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ(۲)- تاجدارِ گولڑہ قاطعِ قادیانیت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔(۳)-مجاہدِ ختم نبوت مولانا امام الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمتہ اللہ علیہ۔(۴)- حافظ الحدیث والقرآن، استاذ العلما پیر سید جلال الدین شاہ مشہدی رحمۃ اللہ علیہ بھکھی شریف۔رد قادیانیت میں ان کے کارناموں کا تذکرہ کیا ہے ان کے بعد فتویٰ علمائے برِصغیر پاک و ہند اور فتویٰ علمائے حجاز وشام کا مختصر بیان ہے۔"دیسی ملحدین کے ولایتی حربے" اس کے قلم کار ہیں ڈاکٹر سید تصدق حسین شاہ۔اپنے موضوع پر مضمون اچھا ہے قارئین یقیناً اس سے استفادہ کریں گے اور دعا دیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ صفحہ ۲۳ پر ہے:"کیا امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے مختارثقفی کی تعریف کی" یہ تحقیقی تحریر رقم فرمائی ہے حضرت مولانا احمد رضا نوری دام ظلہ العالی نے اس تحریر کی موضوع سے مناسبت یہ ہے کہ انجینئر محمد علی مرزا اپنے بیان میں امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان لگاتے ہوئے کہتا ہے کہ:"ابن کثیر نے بھی تعریف کی ہے، قاتلین حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے پر مختارثقفی کی اور کہا اس نے مسلمانوں کے دل ٹھنڈے کیے ہیں۔"(چینل انجینئر محمد علی مرزا،

تاریخ، ۲۳/ اکتوبر ۲۰۱۶ء، مسئلہ نمبر: ۱۵۷، وقت: ایک بج کر پچپن منٹ تا دو بج کر سولہ منٹ) حضرت مولانا احمد رضا نوری نے بڑے مستحکم دلائل اور تاریخی شواہد کی روشنی میں واضح کیا کہ مختار ثقفی ناصبی تھا امیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے شدید بغض رکھتا تھا یہ کذاب، ملعون اور مدعیِ نبوت تھا۔ امام حسن ابن علی رضی اللہ عنہ کی صلح کے بعد جب امام کو اپنے لشکر پر بے وفائی کا خدشہ ہوا تو امام حسن رضی اللہ عنہ ایک چھوٹی سی فوج لے کر مدائن کی طرف چلے گئے۔ اس وقت مدائن کا نائب مختار ثقفی کا چچا تھا اور یہ خود بھی مدائن میں موجود تھا، اس مختار ثقفی کی امام حسن رحمۃ اللہ علیہ کی دشمنی کی کہانی حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اور جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کی خیانت کو محسوس کیا تو آپ اپنے لشکر کو چھوڑ کر ایک چھوٹی سی فوج کے ساتھ مدائن کی طرف تشریف لے آئے تو مختار ثقفی نے اپنے چچا سے کہا اگر میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دوں تو ہمیشہ کے لیے اس کے نزدیک میرا ایک کارنامہ ہوگا، اس کے چچا نے اسے کہا اے میرے بھتیجے! تو نے مجھے بہت بڑا مشورہ دیا۔" (البدایہ والنہایہ، ج:۸، ص:۳۶۱، مترجم، ناشر: نفیس اکیڈمی کراچی، طبع اول جنوری ۱۹۸۹ء) مدعی نبوت مختار ثقفی حضرت امام زین العابدین کے خلاف بھی جھوٹی باتیں منسوب کرتا تھا "آپ نے یہ روایت بھی نقل فرمائی ہے: "عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: کان المختار یکذب علیٰ علی بن الحسین علیہما السلام" امام عبد اللہ (جعفر صادق) نے فرمایا: مختار (بن ابی عبید ثقفی) امام علی بن حسین (زین العابدین) علیہما الرحمہ پر جھوٹ بولتا تھا۔ خلاصۂ مضمون یہ ہے کہ مختار ثقفی اہلِ سنت اور اہلِ تشیع سب کے نزدیک جھوٹا، عیار، ابن الوقت اور مدعی نبوت تھا اس نے جو حضرت امام حسین کی شہادت کے بعد آپ کے دشمنوں پر تلوار اٹھائی تھی اس کا مقصد اہلِ بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت اور عقیدت ہرگز نہیں تھی بلکہ وہ ایک لالچی خود غرض تھا بعد میں اس کا جو انعام ہوا وہ سب کے سامنے ظاہر ہے۔ "خاتم النبیین ﷺ کا درست ترجمہ ومفہوم" اس تحقیقی مضمون کے قلم کار ہیں جناب مبارک علی رضوی آپ نے بڑے واضح دلائل سے "خاتم النبیین ﷺ" کا معنیٰ اور مفہوم سمجھانے کی کاوش فرمائی ہے۔ آپ نے پہلے حدیث رسول ﷺ نقل فرمائی، خاتم النبیین ﷺ فرماتے ہیں: "میری اور دیگر انبیا کی مثال ایسے ہے جیسے ایک شخص نے ایک حسین وجمیل عمارت بنائی مگر ایک کونے میں اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی لوگ اس کے گرد گھومتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے مگر ساتھ یہ بھی کہتے کہ یہاں اینٹ کیوں نہ لگائی گئی۔ "فانا موضع اللبنۃ جئت فختمت الانبیاء" پس میں وہ اینٹ ہوں اور میں "سلسلۂ ختمِ نبوت کرنے والا ہوں۔" (صحیح مسلم، ص:۱۱۴، کتاب الفضائل، دار الفکر بیروت، ۲۰۰۳ء) قلم کار کا بنیادی نقطۂ نظر یہ ہے کہ "خاتم النبیین ﷺ کا معنیٰ ہے کہ آقا نبوت کی ایسی مہر ہیں کہ آپ نے سلسلۂ نبوت پر مہر ثبت کر کے اس سلسلۂ نبوت کو قیامت تک کے لیے بند کر دیا، اپنے مدعا کے ثبوت میں آپ نے قرآن عظیم، احادیث نبویہ اور لغات سے بھی بھرپور دلائل اور شواہد جمع فرمائے ہیں۔ صفحہ ۳۳/ پر مضمون ہے: "صوفیائے کرام سے منسوب متنازعہ عبارات پر انجینئر مرزا کے موقف کا تحقیقی جواب" نعمان شاہ انگلینڈ، مضمون بہتر ہے اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔ "قادیانیوں سے مسلمانوں کا اصل اختلاف" از: ضیاء رسول امینی، یہ مضمون بھی بڑی حد تک قابل

مطالعہ ہے۔"شناسائی" کے عنوان سے دو مکتوب ہیں۔ پہلا مکتوب معروف ادیب و شاعر حضرت علامہ کلام احمد ازہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کا ہے۔آپ اپنے مکتوب گرامی میں رقم طراز ہیں: بلاشبہ ایک ذرۂ ناچیز کو آسمان کا تارا بنا دینا اہلِ بیت اطہار ہی کا حصہ ہے۔ میں اپنی قسمت پر جتنا ناز کروں کم ہے۔ بہ طور تحدیث نعمت یہ کہنا بجا یقین کرتا ہوں:" ایک شہزادے کی توصیف ہی تھی جس کے صدقے عجب کمال ملا صابر اس کی وجاہتوں کا امینبعد اس کے یہ خوش خصال ملا" دراصل شیخ طریقت حضرت سید صابر حسین شاہ بخاری قادری دامت برکاتہم القدسیہ اور حضرت علامہ مفتی سید مبشر رضا قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ہمارے حضرت کو مجلس ادارت میں شامل فرمایا اس نعمت غیر مترقبہ پر وہ بے حد شکر گزار ہیں اور لکھتے ہیں کہ"ایک ذرۂ ناچیز کو آسمان کا تارا بنا دینا اہلِ بیت اطہار ہی کا حصہ ہے۔" خاتم النبیین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:"انما انا قاسم واللہ یعطی" اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور تقسیم میں کرتا ہوں یہ دونوں بزرگ اسی داتا کی نسل پاک اور خانوادۂ مصطفیٰ ﷺ کے چشم و چراغ ہیں: آتا ہے فقیروں پہ انھیں پیار کچھ ایسا خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا بھلا ہو دوسرا مکتوب گرامی ہے حضرت علامہ محمد نظام الدین مدیر: مدرسۃ الباریہ الدرس النظامیہ، چاند گاؤں چاٹگام، بنگلہ دیش کا۔آپ بھی دونوں بزرگوں کی علمی اور عملی خدمات سے بے حد متاثر ہیں، خاص طور پر تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ اور ختمِ نبوت فورم کے حوالے سے قلبی مبارک باد پیش کرتے ہیں آپ کو مجلس مشاورت کا رکن بنایا گیا ہے ہم اس کے لیے بھی دونوں ساداتِ کرام کے ساتھ محبِ گرامی وقار حضرت علامہ محمد نظام الدین دامت برکاتہم العالیہ کو بھی ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔صفحہ 40/ پر آپ نے"اظہارِ تشکر" کے عنوان سے ماہ نامہ الخاتم ﷺ انٹرنیشنل کی اہمیت اور ضرورت پر بھرپور روشنی ڈالی ہے اور فتنۂ انکارِ ختم نبوت کے عالمی تقاضوں پر اپنے زرنگار قلم کو حرکت دی ہے۔حضرت مدیر اعلیٰ دامت برکاتہم العالیہ، مجلسِ ادارت اور مجلس مشاورت کا شکریہ ادا فرمایا ہے۔نیز لکھا ہے۔"مجلس ادارت و مشاورت میں ان تمام کے اسمائے گرامی حروف تہجی کی ترتیب سے شامل کیے گئے ہیں۔"اس کے بعد اندرونی ٹائٹل پر"ہدیۂ تبریک اور مبارک باد" کے عنوان سے بھرپور مبارک بادیں پیش فرمائی ہیں۔آپ اسی کے ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں:" ان میں علامہ مولانا سید مبشر رضا قادری صاحب زید مجدہ کا کردار نہایت روشن اور نمایاں طور پر سامنے آیا ہے۔آپ نے سوشل میڈیا پر قادیانی گماشتوں کا ایسا تعاقب فرمایا ہے کہ انھیں ناکوں چنے چبانے پر مجبور کر دیا ہے۔آپ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جہاد بالقلم کے محاذ پر بھی اپنی خدمات پیش فرمائی ہیں۔قادیانیت کے رد میں آپ کی تین چار کتابیں بھی شائع ہو چکی ہیں۔" حضرت آپ کے ارشادِ گرامی کی روشنی میں تین چار کتابیں تو صرف رد قادیانیت میں منظرِ عام پر آچکی ہیں، اس کا مطلب یہ ہے دیگر گراں قدر نگارشات دیگر موضوعات پر ہیں، یہ معلومات فراہم فرما کر آپ نے ہمارے اشتیاق کی چنگاری کو شعلۂ جوّالہ بنا دیا ہے۔حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی علمی اور تحقیقی کتب کی ہمیں زیارت کیسے ہوگی؟ ہماری اس خامہ فرسائی کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ آپ حضرات نے ناموسِ رسالت مآب ﷺ کے تحفظ کے لیے انٹرنیشنل اقدام کیا ہے، قادیانیت کفر و ارتداد میں سڑے ہوئے فتنہ اور دیگر منکرین ختم نبوت کی آلائشوں سے امت مسلمہ کی حفاظت کے لیے مجاہدانہ کارنامہ انجام دیا ہے۔آپ حضرات کی اس

علماء ومشائخ کی خدمت میں۔۔۔چند گزارشات...!

بسم اللہ الرحمن الرحیم،نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔۔۔

یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہے کہ حق وباطل کی جنگ روزازل سے روزابد تک جاری وساری رہے گی۔اللہ تعالیٰ کے پہلے پیغمبر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر پیغمبر آخرالزماں حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک احقاق حق اور ابطال باطل کے مناظر پر قرآن کریم فرقان حمید شاھد وناطق ہے۔پیغمبر آخرالزماں حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد بھی حق وباطل کی جنگ جاری وساری ہے۔حتیٰ کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ مبارک ہی سے کذابوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا تھا۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے ان کذابوں کی ایسی سرکوبی فرمائی کہ ان کے مکروہ عزائم خاک میں مل کر رہ گئے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بعد تابعین، پھر تبع تابعین اوران کے بعد سلف صالحین نے عقیدہ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔برصغیر کا خطہ فتنوں کی آماجگاہ ثابت ہوا۔ان فتنوں میں مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کا فتنہ "فتنۂ عظیمہ "بن کر سامنے آیا۔ اس فتنہ کے تعاقب میں بھی ہمارے علماء ومشائخ نے نمایاں کردار ادا کیا۔اگرچہ مرزا خوب ذلیل ورسوا ہوا لیکن یہ فتنہ مکمل ختم نہ ہوسکا۔مرزا آنجہانی کی ذریت نے اس فتنہ کی خوب آب یاری کی۔انہیں یہود ونصاریٰ کی مکمل پشت پناہی بھی ہر دور میں حاصل رہی ہے۔الحمدللہ علی احسانہ،علماء ومشائخ اس فتنہ کے تعاقب میں آج بھی مصروف عمل ہیں۔مملکت خداداد پاکستان میں تحریک ختم نبوت1953ء اور تحریک ختم نبوت1974ء میں ہمارے علماء ومشائخ نے جس تندہی سے اپنا مجاہدانہ کردار ادا کیا تھا۔آج پھر اسی تگ وتاز کی ضرورت ہے۔ہر محاذ پر اس فتنہ کا رد بلیغ ہونا چاہیے۔ہمارے علماء ومشائخ،خطباء،ادباء،شعراء اور سیاست دانوں کو اپنی بیداری کا ثبوت دینا چاہیے۔ الحمدللہ،ہمارے صحافتی محاذ پر اس فتنہ خبیثہ کے تعاقب میں کچھ عرصے سے تیزی دیکھنے میں آئی ہے۔شیران اسلام پاکستان کے ترجمان مجلّہ "الحقیقہ " کا "تحفظ ختم نبوت نمبر "دو جلدوں میں سامنے آچکا ہے،تیسری جلد پر کام جاری ہے۔ لاہور سے سہ ماہی "المنتہٰی "ختم نبوت کے حوالے سے مصروف ہے۔ ختم نبوت فورم کے زیر اہتمام ماہ نامہ مجلّہ "الخاتم "انٹرنیشنل بھی اسی سلسلۃ الزاھب کی ایک حسین کڑی ہے۔ یہ رسالہ "تحفظ ختم نبوت" کے وقف ہے۔اس میں محافظین ختم نبوت کے تذکار بھی شامل ہوں گے اور یہ کذابوں کے خلاف برسرپیکار بھی رہے گا۔اس میں اہل سنت کی ان تمام نگارشات کو جگہ دی جائے گی جن کا تعلق عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ یا محافظین ختم نبوت کی خدمات جلیلہ سے ہوگا۔۔اس موضوع سے متعلقہ کتابوں پر تبصرہ بھی شامل ہوگا۔"الخاتم "کے حوالے سے آپ کی آراء بھی رسالہ کی زینت بنائی جائیں گی۔۔چونکہ یہ رسالہ انٹرنیشنل سطح پر مطلع صحافت پر طلوع ہو رہا ہے اس لیے دنیا کے کسی بھی کونے سے ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد میں جاری سرگرمیوں کو اس میں شامل کیا جائے گا۔۔۔ آپ کی خدمت میں ہم گزارشات پیش کرتے ہیں کہ یہ آپ کا اپنا رسالہ ہے۔آگے بڑھیں اور ہماری سرپرستی فرمائیں۔اس کی اشاعت کو عام کرنے میں اپنا تعاون فرمائیں۔اپنی نگارشات عطا فرمائیں،اپنی آراء سے ہمیں نوازیں۔۔۔اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہم سب کو عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت احسن انداز میں کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہٖ واولیاء امتہ وعلماملتہ اجمعین۔۔ع۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری ۔۔۔۔۔۔

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ

(سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلّہ الخاتم انٹرنیشنل)

مفتی سید محمد مبشر رضا قادری غفرلہ

(مدیر اعلیٰ ماہ نامہ مجلّہ الخاتم انٹرنیشنل)

محمد احمد رضا غفرلہ (ناظم نشر واشاعت ماہ نامہ مجلّہ الخاتم انٹرنیشنل/3....(صفرالمظفر 1442ھ/21 ستمبر 2020ء بروز پیر بوقت 8:50 صبح۔

مردانگی کی شکرگزاری کے لیے ہمارے پاس الفاظ نہیں، ساتھ ہی ہم دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ مدیران، پروفیسر، حافظ غلام محی الدین اور عالی جناب ضیا رسول کی بارگاہوں میں اسی کے ساتھ تبریکات کے گلدستے نذر کرتے ہیں، ناظمِ نشر و اشاعت حضرت مولانا احمد رضا نقشبندی دام ظلہ العالی کی عالی جناب میں اور ہم شکرگزار ہیں قانونی مشیر ضیاء ابراہیم بھنڈر ایڈوکیٹ ہائی کورٹ کے۔ اب آخری بات انتہائی ادب سے پیش ہے کہ رسالے میں بعض مضامین میں جدید رسم الخط کو نظر انداز کر دیا گیا ہے، اسی طرح چند جگہوں پر کمپوزنگ کی جانب بھی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ یہ اور ان جیسی چند باتیں ہیں، حالاں کہ عصر جدید میں جدید تقاضوں کو نظر انداز کرنا غیر مناسب ہے، بہر حال مجموعی طور پر ماہ نامہ مجلہ الخاتم ﷺ انٹرنیشنل اپنے موضوع پر قابل صد افتخار پیش کش ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین یا رب العالمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ آپ کا اپنا حقیر فقیر مبارک حسین مصباحی عفی عنہ خلیفۂ حضور تاج الشریعہ بریلی شریف خلیفۂ شیخ الاسلام سید محمد مدنی میاں کچھوچھا مقدسہ خادم التدریس والصحافۃ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ (یوپی) بھارت

بقیہ مضمون صفحہ 34

جاتا رہا جب مرزا جی کے خلیفۂ اوّل حکیم نورالدین بھیروی نے اپنے سالے کے بیٹے منظور الحق کی طاعون سے موت بعد اپنا خیمہ قادیان سے باہر لگا لیا اور دیگر مریدین بھی قادیان سے فرار ہو گئے۔ مرزا قادیانی نے اپنے گھر میں بیرونی اَشخاص کی آمد پر پابندی لگا دی۔ یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ مرزا قادیانی پہلے پہل طاعون سے موت کو 'کتے کی موت' سے تعبیر کرتے تھے لیکن جب اپنے پکے مریدین (جن کو مرزا جی "صحابہ" کہتے تھے) کی اَموات واقع ہونے لگیں تو مرزا جی نے جھٹ سے اِلہام ساز فیکٹری سے نیا اِلہام گھڑا اور طاعون سے مرنے والوں کو 'شہید کی موت' سے تعبیر کر دیا۔

بقیہ مضمون صفحہ 23

اکبر اللہ اکبر، اشھد ان محمد رسول اللہ، لا الہ الا اللہ کی دل آویز صدائیں بلند کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔۔۔۔۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔۔۔۔۔۔ دیکھنے والو! جی بھر کے دیکھو ہمیں۔۔۔۔۔ کل نہ رونا کہ اختر میاں چل دیئے۔۔۔۔۔۔ آپ کی وفات حسرت آیات سے سارا عالم اسلام مغموم ہو کر رہ گیا۔ آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کے لیے دور دراز سے علماء و مشائخ، سادات کرام، ارباب علم و قلم پہنچے۔۔۔ بریلی شریف میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔۔۔ کوچہ و بازار میں بھی انسانوں کا ایک سمندر امنڈتا ہوا نظر آتا تھا۔۔۔ انڈیا میڈیا نے جنازے کے مناظر براہ راست دکھانے کا اہتمام کیا تھا۔۔۔ آپ کا جنازہ حق و باطل میں فیصلہ کرگیا۔۔۔۔۔ جنازے کے مناظر دیکھ کر آپ کے مخالفین اور حاسدین بھی انگلیاں دانتوں میں دبائے دم بخود رہ گئے۔۔۔۔ المختصر ختم نبوت کا ایک محافظ جب دنیا سے گیا تو سب دیکھتے ہی رہ گئے۔۔۔۔۔ اور یہ کہنے پر مجبور ہو گئے: عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب پر بھی اپنا فضل و کرم فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ و اولیاء امتہ وعلما ملتہ اجمعین۔۔۔۔۔۔ دعا گو و دعا جو: احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ۔۔ خلیفۂ مجاز بریلی شریف میں۔۔۔ سرپرست اعلیٰ "الخاتم" انٹرنیشنل۔۔۔ مدیر اعلیٰ الحقیقہ۔۔۔ ادارہ فروغ افکار رضا و ختم نبوت اکیڈمی برھان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان پوسٹ کوڈ نمبر 43710 (۲۴ / جون ۲۰۲۰ء بروز بدھ بوقت ۳:۳۰ ظہر)